کی سمجھ مین آئے جو نیک اوس سے فائدہ اوٹھائے متفرق یہ سب مسائل تو کتابون مین مصنفین کے
نہایت جزئیات ایک جگہ کہین نہ ملینگے الٰہی تیری بارگاہ مین قبول ہو کہ یہ رات دن کی محنت وصول
ہو اب اون کتابون کے نام سنیے جنسے انتخاب کیا ہے جا بجا اندراج کرکے مجموعہ ترتیب دیا ہے تفسیر
بیضاوی + تفسیر معالم التنزیل + تفسیر مدارک + تفسیر کشاف + تفسیر خازن + موضح قرآن + جامع ترمذی
سنن ابن ماجہ + مشکوٰۃ شریف + لمعات التنقیح + اشعۃ اللمعات + ہدایہ + کفایہ + عنایہ + بنایہ + فتح القدیر
غایۃ البیان + مختصر وقایہ + شرح وقایہ + کشف الوقایہ + کمال الدرایہ + ابو المکارم + برجندی + حاشیہ چلپی
+ حاشیہ ملا عصام الدین + شرح مختصر وقایہ مولانا فخر الدین + کنز الدقائق + بحر الرائق + نہر الفائق +
زیلعی + جامع الرموز + معدن شرح کنز + عینی شرح کنز + مضمرات شرح قدوری + کافی شرح وافی + درمختار
طحطاوی + منیۃ المصلی + غنیۃ المستملی + الیاس شرح منیۃ المصلی + برہان شرح مواہب الرحمن + جامع صغیر
ارکان اربعہ + نور الایضاح للشرنبلالی + منتخب الایضاح مشہور بچار مذہبی + سراج المنیر + خزانۃ الروایات
مطالب المؤمنین + تحفۃ الفقہا + صلوٰۃ مسعودی + رسائل زینیہ + فتاوی قاضیخان + فتاوی عالمگیریہ
مختار الفتاوی + فتاوی قنیہ + فتاوی سراجیہ + فتاوی حمادیہ + فتاوی کافوریہ + فتاوی تاتارخانیہ +
فتاوی بزازیہ + خلاصۃ الفتاوی + ان سب کا چھانٹنا ایسا آسان نہین یہ دین کی باتین ہین داستان نہین
عرق ریزی جانفشانی کی ہے راتون کو پلک سے پلک نہین لگی ہے امید کہ مفید انام ہو خلق مین نفع
اسکا عام ہو مستفیضون سے طلبگار دعا ہون آگے مطلب شروع کرتا ہون آجیانا اگر کہین خطا پائین
دامن عفو سے چھپائین اللہ سے بہرحال اعانت چاہیے اوسی طرف سے ہدایت چاہیے ہو حسبی
ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر مقدمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا
وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا مال اور بیٹے رونق ہین دنیا کے جیتے اور رہنے والی نیکیان
بہتر ہین تیرے رب کے ہان بدلا اور بہتر ہے توقع اور بعض مفسرین نے باقیات صالحات کی یہ تفسیر کی ہے ہِیَ الْاَعْمَالُ
الْخَیْرُ الَّتِیْ تَبْقٰی لَهٗ ثَمَرَاتُهَا اَبَدَ الْاٰبَادِ انتہی یعنی وہ اچھے کام ہین کہ باقی رہین اونکے کرنیوالے کے واسطے فائدے
ہمیشہ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعٌ یَجْرِیْ لِلْعَبْدِ اَجْرُهُنَّ وَهُوَ فِیْ قَبْرِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا
اَوْ اَجْرٰی نَهْرًا اَوْ حَفَرَ بِئْرًا اَوْ بَنٰی مَسْجِدًا اَوْ وَرَّثَ مُصْحَفًا اَوْ تَرَکَ وَلَدًا یَسْتَغْفِرُ لَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ غَرَسَ نَخْلًا
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سات چیزین ہین جاری رہتا ہے بندے کے واسطے اونکا ثواب حالانکہ بندہ قبر مین
ہے بعد مرنے کے ایک تعلیم علم دینی دوسرے نہر جاری کرنا تیسرے کنوان کھدوانا چوتھے مسجد بنانا پانچوین قرآن
چھوڑ جانا یا کسی کو دے جانا چھٹے اولاد صالح چھوڑنا کہ طلب مغفرت کرے اوسکے واسطے ساتوین درخت لگانا

بحر اول پانی جاری ہونے کے بیان میں پہلا چشمہ پانی کی کیفیت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے
وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ اور وہی ہے جسنے بنائے آسمان
اور زمین چھ دن میں اور تخت اوسکا پانی پر تھا قول کعب الاحبار نے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے یاقوت سبز اور اوسکی
طرف نظر ہیبت سے دیکھا وہ پانی ہوگیا پھر ہوا کو پیدا کیا اور پانیکو ہوا پر ٹھہرایا پھر عرش کو پانی پر رکھا روایت
سدی ابن عباس اور اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ پہلے پیدایش آسمان اور زمین سے دو چیزیں موجود
تھیں عرش اور پانی جسوقت ارادہ الٰہی متعلق ہوا کہ زمین و آسمان پیدا کرے پانی سے دہوان اوٹھایا
اوس سے آسمان اور زمین پیدا کی تفصیل اسکی تفسیروں میں مذکور ہے بسبب طول نہ لکھے اور مراد عرش کے پانی پر
ہونے سے یہ ہے کہ کوئی حائل ان دونوں کے درمیان میں نہ تھا نہ یہ کہ عرش پانی پر تھا اور مراد پانی سے دریا
کا پانی نہیں ہے بلکہ یہ وہ پانی ہے جو عرش کے نیچے تھا اور یہ بھی احتمال ہے کہ مراد پانی سے دریا کا پانی ہو جسکے
حاملان عرش مابین میں اور بعض نے کہا ہے کہ عرش کا پانی پر ہونا یہ کنایہ ہے قدرت الٰہی سے وعن ابی ہریرۃ
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین النفختین اربعون قالوا یا ابا ہریرۃ اربعون
یوما قال ابیت قالوا اربعون شهرا قال ابیت قالوا اربعون سنة قال ابیت ثم ینزل اللہ من السماء ماء
فینبتون كما ينبت البقل قال وليس من الانسان شيء لا يبلى الا عظما واحدا وهو عجب الذنب ومنه
یرکب الخلق یوم القیامة متفق علیه حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ دو نفخوں میں چالیس کا ہے صحابہ نے پوچھا اے ابا ہریرہ چالیس دن کا فاصلہ ہے تو انہوں نے اوسکے
جزم سے انکار کیا صحابہ نے کہا چالیس مہینے کا ہے تو انہوں نے اوسکے یقین سے انکار کیا صحابہ نے کہا چالیس برس کا تو کہا
میں نے کہا یہ بھی نہیں کہہ سکتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائیگا پھر پیدا ہونگے آدمی اور جاندار چیزیں
جسطرح سبزہ اور گھانس زمین سے اوگتی ہے کہا کہ اور کوئی چیز انسان کی ایسی نہیں کہ بوسیدہ نہو مگر ایک ہڈی
ریڑھ کی اور اوسی سے قیامت کے دن انسان پیدا کیا جائیگا اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ قیامت کے دن مثل تخم
کے پانی برسیگا اوس سے حق تعالیٰ مردے زندہ کریگا فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ
فِي الْأَرْضِ اور اوتارا ہمنے آسمان سے پانی ماپ کر اوسکو ٹھہرایا زمین پر بعض مفسرین اسکی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ
وہ پانچ نہریں ہیں سیحون نہر ہند جیحون نہر بلخ دجلہ و فرات نہریں عراق نیل نہر مصر اللہ تعالیٰ نے
انہیں پانچوں نہروں کو ایک نہر سے نہروں جنت سے زمین پر لاکے پہاڑوں میں سپرد کیا اور پھر پہاڑوں سے تمام
روے زمین پہ دریا جاری کیے لوگوں کے نفع کے واسطے اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ
مِنْ مَاءٍ اور اللہ تعالیٰ نے بنایا ہر پھرنیوالا ایک پانی سے بعض مفسرین نے اسکی تفسیر میں لکھا ہے کہ پہلے

[illegible]

کچھ مضائقہ نہین جبتک کوئی اثر نجاست کا نہ دیکھے **چوتھا حصہ** پانی جاری اور دریا اور نہر کے بیان مین

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَئَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاءُهٗ وَالْحِلُّ مَیْتَتُهٗ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اونہون نے کہ پوچھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پس کہا یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے مین دریا مین اور اپنے ساتھ لا دیتے ہین تھوڑا سا پانی پھر اگر وضو کرین ہم اوس سے تو پیاسے رہین کیا پھر وضو کر لیا کرین دریا کے پانی سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاک کرنیوالا ہے اوسکا پانی حلال ہے اوسکی مچھلی **مسئلہ** پانی جاری ناپاک نہین ہوتا ہے جبتک اوسکا رنگ یا بو یا مزا ناپاکی سے بدل نجاوے اسپر فتوی ہے اگر ایسا اوس پانی مین ہوتا ہے جو قلیل ہو اور آہستہ آہستہ بہتا ہو **مسئلہ** پانی جاری مین وہ ناپاکی پڑی ہو جو دکھائی نہین دیتی مثل پیشاب کے نجس نہوگا جبتک مزا یا رنگ یا بو بدل نجاوے اور اگر دکھائی دیتی ہے مانند مردار اور نجاست غلیظہ کے اور نہر بڑی ہے تو جہان مردار پڑا ہے اوسکے بہاو کیطرف وضو نکرے دوسری طرف وضو کرے اور اگر نہر چھوٹی ہے اور مردار سے ملا ہوا پانی بہت ہے تو ناپاک ہے اور اگر تھوڑا ہے تو پاک ہے اور اگر نصف ہے تو وضو جائز ہے مگر احوط یہ ہے کہ وضو نہ کرے **مسئلہ** جب نہر مین پانی آنیکی جگہ بند ہو جاوے متغیر نہوگا حکم جریان کا وضو کر اوسکے جاری مین **مسئلہ** لوگ صفین باندھے کنارے نہر کے وضو کرتے ہین وضو جائز ہے یہی صحیح ہے **مسئلہ** نہر کے اندر سب مین نجس ہے اور اوسپر پانی جاری ہوا اگر پانی اسقدر ہے کہ زمین نہین دکھائی دیتی تو ناپاک نہوگا **مسئلہ** پانی جاری تھوڑا ہو یا بہت کسی نے چاہا کہ وضو کرے افضل یہ ہے کہ ہر بار اوسطرف سے لے جدہر سے پانی آتا ہے اور اگر لیا اودہر سے جدہر کو پانی بہتا ہے بہت پانی مین جائز ہے اور تھوڑے پانی مین لائق ہے کہ اس انداز سے وضو کرے کہ دوبارہ پانی لینے تک آب مستعمل بہجاوے یہ جب ہے کہ پانی تیز نہ بہتا ہو اور جب پانی تیز بہتا ہو تو سب طرح وضو جائز ہے اور مشائخ بخارا نے وسعت دی اور جائز رکھا وضو کو سب طرح جب پانی بہتا ہو عموم بلوی کے واسطے **مسئلہ** ایک برتن شراب کا دریا مین ٹوٹ گیا اور کسی نے وضو کیا اوس جانب مین جدہر پانی بہتا ہے جبتک بو یا رنگ یا مزا شراب کا پانی مین نہ پاوے وضو جائز ہے **مسئلہ** مرے ہوئے کتے سے نہر کا عرض بند ہو گیا اور کتے کے اوپر سے پانی جاری ہوا اگر وہ پانی جو کتے سے ملکے آتا ہے کم ہے اوس پانی سے جو کتے سے اوپر آتا ہے تو بہاو کے جانب وضو جائز ہے ورنہ نہین جائز ہے اور بعض نے کہا اگر مرے ہوئے کتے سے عرض نہر کا بند ہوا اور اوسکے اوپر اور نیچے سے پانی جاری ہے اوسکے بہاو مین وضو کا کچھ مضائقہ نہین جبتک بو یا رنگ یا مزا متغیر نہو اسی پر فتوی ہے **مسئلہ** ایک شخص پرنالے کے نیچے بیٹھا اور دوسرے سے کہا کہ پرنالے سے پاک پانی بہائے اوسنے بہایا اور پرنالے سے پانی نیچے گرنے لگا ایک طرف یہ وضو کرتا ہے اور دوسرے

پانی ایک مقام تنگ سے پہنچے جو دہ در دہ سے کم ہے اور اوسمین نجاست پڑی پہر پہیلا اور دہ در دہ ہوا تو اس
سے اعتبار نجاست پڑنے کے وقت کا ہے **مسئلہ** پانی دہ در دہ ہے تو نجاست پڑنے سے نجس نہوگا جبتک
متغیر نہو اوس سے وضو و غسل جائز ہے اور عمق کا اعتبار نہیں ہے **مسئلہ** کسی نے تالاب مین جنابت کا غسل کیا
اور اوسکے بدن پر نجاست ظاہر ہے تو صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک اس مقام پر وضو جائز نہین ہے اور اگر
نجاست ظاہر نہین ہے تو جائز ہے اسپر فتوی ہے واسطے ضرورت کے **مسئلہ** حوض مین وضو کیا اور نجاست کا
شبہہ ہے یقین نہین ہے تو وضو کرنیوالے پر واجب نہین کہ کسی سے دریافت کرے **مسئلہ** ایک حوض چہوٹا ہے
اوسمین ایک طرف سے پانی داخل ہوتا ہے اور دوسری طرف سے نکلتا ہے اوسمین وضو سب طرف جائز ہے اسپر فتوی
ہے **مسئلہ** پانی طول اور عرض مین اسقدر ہے کہ اگر جمع کرین تو دہ در دہ ہوا اور عمق مین تہوڑا ہے اسمین وضو کا
کچہ مضایقہ نہین آسانی کیواسطے یہی مختار ہے اور نجاست پڑنے سے نجس نہوگا جبتک بدل نجاے اور عمق کا اعتبار
نہین ہے **مسئلہ** ایک حوض دہ در دہ تھا حکما نجس ہوگا پہر پانی بہرا اور باہر نکلا اب کسقدر پانی باہر نکلے تو
پاک ہو فقیہ ابی جعفر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جسقدر پانی حوض مین ہے اس سے تگنا نکلجاے تو پاک ہو اور
بعض مشایخ نے کہا ہے کہ جسقدر پانی نجس ہوا ہے اوسی قدر نکلجاے تو طاہر ہوا اور خواجہ امام ابو بکر بن سعید
بلخی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ بہ مجرد پانی نکلجانے کے پاک ہے اسی پر فتوی ہے **مسئلہ** ایک حوض دہ در دہ ہے اور دوسرا
کہ وہ حوض جو کم ہے نجس ہوا اور دہ در دہ مین اسکا پانی آیا تو دہ در دہ نجس نہوگا **مسئلہ** ایک نالی کنارے
حوض کے ایک گز چوڑی اور سو گز لنبی ہے یا دو گز چوڑی اور پچاس گز لنبی ہے اسمین طہارت کرنے مین
اختلاف ہے ظاہر روایت مین طہارت روا نہوگی ابو نصر بلخی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ روا ہے خواجہ ابو سلیمان
جوزجانی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جس جگہہ ایک عضو دہوئین دس گز اسطرف اور دس گز اوسطرف پانی
مستعمل ہوتا ہے خواجہ ابو حفص کبیر بخاری اور عبد اللہ مبارک مروزی رحمہما اللہ نے کہا ہے کہ جس جگہہ پانی
اسقدر ہو کہ اگر اوسکے طول کو عرض مین ضرب دین تو دہ در دہ ہو اوسمین طہارت روا ہے **مسئلہ** تہوڑا پانی پایا
اوسمین نجاست کا یقین نہین ہے وضو و غسل کرے اور تیمم نکرے اسی طرح اگر حمام مین گیا اور حوض مین
تہوڑا پانی پایا اور اوسمین نجاست کا یقین نہین ہے تو وضو کرے اور پانی جاری کا انتظار نکرے **مسئلہ**
ایک شخص کی نہر کو غاصب نے غصب کیا اگر اس نہر کو غاصب اس جگہہ سے دوسری جگہہ لے گیا لائق نہین کہ اوس سے
وضو کرے اور اگر نہر اپنی جاے قدیم پر ہے تو وضو کرنا اور پانی پینا مکروہ نہین ہے **مسئلہ** بہتے
پانی مین نجاست پڑی جائز نہین اوس سے وضو کرنا اور کپڑے وغیرہ کا دہونا **مسئلہ** ایک شخص کو دیکھا کہ حوض
کے نجس پانی سے وضو کرتا ہے واجب ہے اوسکو خبر کرے اور بعض کے نزدیک واجب نہین

اگر مستعمل پانی کنوین مین گرا فاسد کریگا محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اوس سے وضو جائز ہے جبتک غالب نہو
کنوین کے پانی پر یہی صحیح ہے اور تحفہ مین ہے کہ اوس سے وضو جائز ہے جبتک نہ لبے ویہی پر مذہب مختار ہین
تمام ہوا کلام علامہ موصوف کا اس کلام سے دریافت ہوا کہ اگر کسی پاک پانی مین مستعمل پانی گرا جب تک اوس پانی پر
غالب نہوگا یعنی اوس سے زیادہ نہوگا وضو جائز ہے اسی پر فتوی ہے مسئلہ جو حوض کہ مسلمانونکی گذرگاہ پر
واقع ہو اوسمین استنجا کرنا اور نجس کپڑا دہونا ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے اسلیے کہ اکثر لوگ پانی پیتے
ہین اور وضو اور غسل جائز ہے مسئلہ جو پانی کہ حوض مین ٹھہرا ہوا ہو اوسکے پانچ درجے ہین پہلا یہ کہ اوسمین
نجاست کا پڑنا کوئی نہین جانتا اوسمین وضو جائز ہے دوسرا منبع سے حوض مین پانی داخل ہوتا ہے
اور لوگ اوس حوض سے وضو کرتے ہین تیسرا پرنالے سے پانی داخل ہوتا ہے اور لوگ حوض مین برتن
بالاتہ ڈبوتے ہین چوتھا لوگ حوض سے کاسے مین پانی لیکے منبع کے نیچے لگاتے ہین اوس سے کچھ پانی نکل
جاتا ہے پھر وضو کرتے ہین پانچوان لوگ منبع سے پانی لیکر وضو کرتے ہین پانچوان بہتر ہے چوتھے سے
اور چوتھا تیسرے سے تیسرا دوسرے سے دوسرا پہلے سے اور وضو سب سے جائز ہے مسئلہ دو حوض
چھوٹے مین ایک سے پانی نکلتا ہے دوسرے مین داخل ہوتا ہے ان دونونکے درمیان مین وضو کیا جائز ہے
اسلیے کہ جاری ہین مسئلہ حوض کا پانی نجس تہا خشک ہوگیا پھر اوسکے بیچ مین کنوان کہودا تو کنوین کا پانی طاہر ہے
بلا خلاف اور اگر کنوین کا پانی نجس ہوکر خشک ہوجاے اور پھر عود کرے تو اسمین اختلاف ہے ابی یوسف
رحمہ اللہ کے نزدیک جبتک نکالا نجاوے پاک نہوگا اسواسطیکہ طہارت نکالی جانے پر موقوف ہے
اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک پاک ہے یہی صحیح ہے مسئلہ نہر کے بیچ مین پانی جاری ہے اور ادہر اودہر پاک پانی
ٹھہرا ہوا ہے اگر وضو کسیطرف جانب راکد یعنے ٹھہرے ہوے مین کیا جائز ہے مگر بار بار پانی ہٹاوے مسئلہ نجس پانی
بڑے تالاب مین آیا اگرچہ نجس پانی غالب بہی ہو لیکن تالاب کے پانیکو نجس نہ کرے گا اسواسطیکہ جب تالاب مین آیا
تو تالاب کا پانی ہوگیا اوسکے طہارت کا حکم کیا جائیگا مسئلہ پانی عمیق اسقدر ہے کہ اگر پہیلایا جاے تو وہ
دہ در دہ ہو اسمین اختلاف ہے بعض نے کہا صحیح یہ ہے کہ کثیر ہے اور اوجہ اسکا خلاف ہے اسواسطیکہ مدار
کثرت کا ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ظن غالب نہ پہونچنے نجاست کا ایک جانب سے دوسری جانب پر ہے اور جب دونو
جانب پانی کے قریب ہون گے تو بے شک اثر نجاست کا ایک طرف سے دوسری طرف پہونچے گا اور
استعمال پانی کے اوپر ہوتا ہے نہ عمق مین تو جب اس پانی مین نجاست پڑے گی نجس ہوگا مسئلہ
رہٹ گہومتا ہے اور اوسکے حوض کی نالی کا منہ کہلا ہے اوسمین پانی آتا ہے جسقدر رہٹ اوٹھاتا ہے
نجس نہوگا وہ بمنزلہ جاری کے ہے مسئلہ اور جو گڑھے کہ دریا اور تالاب کی کنارے کہودی جاتی ہین اور اوس سے کہیت

سمجھتے ہین اور پانی دریا اور تالاب سے اوسمین برابر آتا ہے ایک کونا دبا اور جس سے سمجھتے ہین او سے بڑی کہتے ہین اور دوسرا کو
چوبا اور جس سے سمجھتے ہین اوسے ڈھیکلی کہتے ہین یہ بھی مثل جاری کے ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیشاب نکرے کوئی ٹھہرے ہوے پانی مین مسئلہ ٹھہرے
ہوے پانی مین پیشاب کرنا مکروہ تحریمی ہے اور پانی جاری مین مکروہ تنزیہی ہے اسی طرح ڈالکو پانی مین پاخانہ
پہرنا اور پاخانہ پہرنا اتکو پانی مین مطلق مکروہ و ممنوع ہے بسبب خوف تکلیف دینے جنات کے مسئلہ
نہر مین ٹھہرا ہوا پانی نجس ہوگیا پہر اوپر سے پاک پانی نے آکے ٹھہرے ہوے کو جاری کیا بیشک پاک
ہوجائیگا پانی جاری کے غلبہ سے اگر وضو کرے تو جائز ہے جبتک کوئی اثر نجاست کا اثنا رشتہ مذکورہ سے
نہ دیکھے مسئلہ ایک چھوٹا حوض ہے اوس سے نہر کھودی پانی جاری ہوا وضو کیا اس پانی سے جریان کے
وقت پہر جمع ہوا یہ پانی اور ٹھہرا اور مقام پر پہر دوسرے شخص نے اسجگہ سے نہر کھودی پانی جاری ہوا
وضو کیا جریان کے وقت پہر جمع ہوا یہ پانی اور ٹھہرا اور مقام پر اسی طرح پہر اور لوگون نے ایسا ہی کیا
سب کا وضو جائز ہے اسواسطے کہ ہر ایک نے وقت جریان کے وضو کیا اور آب جاری احتمال نجاست کا
نہین رکھتا ہے جبتک متغیر نہو مسئلہ ایک حوض دہ در دہ ہے اوسمین نجاست نمودار ہے پانی کو ہاتھ سے
حرکت دینے بقدر احتیاج وضو کے اگر نجاست متحرک ہوئے تو اس جگہ کا پانی استعمال نکرے اسی پر 11
فتوی ہے **دوسرا حصہ** اس امر کے بیان مین کہ کسقدر طول و عرض و عمق ہو کہ پانی نجس نہو اور وہ
حکم جاری مین شمار کیا جائے مسئلہ بعض نے کہا کہ گندہ لرزنے کا اعتبار ہے اگر کسی نے اوسمین غسل کیا اور
پانی گندلا ہوگیا پہر گندلاہٹ ادہر سے اودہر پہونچے تو وہ نجاست پڑنے سے نجس ہوگا ورنہ نہین
اور ابی حفص کبیر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ رنگ کا اعتبار ہے پانی مین زعفران ڈالینگے اگر اوسکا رنگ ادہر سے
اودہر پہونچا تو نجاست پڑنے سے نجس ہوگا ورنہ نہین اور متقدمین نے کہا ہے جب حرکت نکری
ایک جانب کی تحریک سے دوسری جانب اوسی وقت اور پانی کی موج کا اعتبار نہین ہے اور ابی حنیفہ
رحمہ اللہ کے نزدیک یہ تحریک غسل مین معتبر ہے اسلیے کہ احتیاج غسل مین حوض سے زیادہ ہوتی ہے
اور ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ہاتھ سے تحریک معتبر ہے لوگون کی آسانی کے واسطے اور محمد رحمہ اللہ کے
نزدیک وضو کرنے مین تحریک معتبر ہے یہ وسط ہے اور ظاہر روایت ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے غلبہ ظن پر ہے اگر وضو
کرنیوالے کو ظن غالب ہے کہ ادہر سے اودہر نجاست پہونچیگی تو اس سے وضو نکرے ورنہ وضو کرے یہی صحیح ہے
مسئلہ بڑا حوض جو نجاست پڑنے سے نجس نہین ہوتا ہے بعض نے کہا وہ ہے کہ جسکا آٹھ گز طول

اور آٹھ گز عرض ہو اور بعض نے کہا دہ در دہ بعض نے کہا پانزدہ در پانزدہ بعض نے کہا بست در بست
صحیح و مشہور زیادہ اور فتوی دہ در دہ پر ہے اور تمام مشایخ متاخرین نے دہ در دہ کو اسلیے معتبر کیا کہ دس
ادنا ہے کہ منتہی ہوتا ہے شمار اعداد کا ابو اللیث رحمہ اللہ نے کہا ہے اسی پر فتوی ہے **مسئلہ** مشایخ رحمہ
اللہ نے گز زمین میں طرح پر اختلاف کیا ہے بعض کتاب میں ہے کپڑا ناپنے کا گز ہے اور اوس گز کی مقدار میں اختلاف ہے
بہت کتب میں لکھا ہے کہ وہ گز نہ مشت ہے اور ہر مشت پر انگوٹھا کھڑا نہیں ہے وہ چوبیس انگلی ہیں بشمار حروف
لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے اور بعض نے کہا ہے کہ کپڑے کا گز سات مشت ہے اور ہر مشت پر
انگوٹھا کھڑا نہیں ہے اور بعض کتب میں صحیح زمین کا گز ہے وہ سات مشت ہے اور ہر مشت پر انگوٹھا کھڑا ہے
اور بعض کتابوں میں اصح یہ ہے کہ ہر زمان و مکان میں گز مروج اوسی مکان و زمان کا ہے نہ گز کپڑے اور
زمین کے گز کے لیکن صاحب غنیۃ المستملی نے اس قول کو بدلیل اوٹھایا ہے اور معتبر نہیں کیا بلکہ بہت خلاف
کہا ہے بسبب طول کے اوسکی تقریر نہیں لکھی یہ سب قول جو ہمنے لکھے یہ مربع میں ہیں اگر حوض مدور ہو تو معتبر
چھتیس گز زمین ہی کا ہے صحیح ہے اور یہی مدلل ہے عند الحساب اور اوسکے سوا مفتی بہ چالیس گز میں تار عایت کسی کی
مشکل ہو اور پیمایش دہ در دہ میں کپڑے کا گز معتبر ہے لوگوں کی آسانی کے واسطے اسی پر فتوی ہے اوسکی یہ صورت
ہے کہ حوض ہر جانب سے دس گز ہو اور گرد پانی کا چالیس گز اور سب پانی سو گز یہ مقدار طول و عرض کی ہے
اسی واسطے متاخرین نے فتوی دیا ہے مربع میں چالیس گز کا اور مدور میں چھتیس گز کا اور مثلث میں ہر جانب
سے سوا پندرہ گز اور پانچواں حصہ گز کا کپڑے کے گز سے **مسئلہ** لوگوں نے مقدار عمق میں اختلاف
کیا ہے بعض نے کہا ہے دو گز گہرا ہو اور بعض نے کہا گز بھر عمیق ہو اور بعض نے کہا بالشت بھر گہرا ہو اور صدر الشہید
رحمہ اللہ نے کہا ہے اگر ہاتھ سے پانی اوٹھا دیں تو جو چیز اوسکے نیچے ہے نہ کھلجاے اور بعض نے کہا
جو پانی کہ ٹخنوں تک پہنچے اور حوالہ دیکھنے والے کی راے پر ہے اور بعض نے کہا اگر ہاتھ ڈبو دیں تو پانی جدا
ہوکے دو جگہ نہو جاے اور بعض نے کہا اگر لکڑی سے لکڑی ملا دیں تو پانی سے پانی کو ملنے کو منع
نہ کرے بعض نے کہا کہ عمق مثقال کے عرض سے زیادہ ہو اور بعض نے کہا اگر درم سفید پانی میں ڈالیں
تو اوپر سے دکھائی نہ دے بعض نے کہا اگر ہاتھ ڈبو دیں تو زمین تک نہ پہنچے اور بعض نے کہا کہ چلو
اونگلی کے قدر گہرا ہو اور معتبر عمق میں اسقدر پانی ہے کہ ہاتھ ڈبونے سے زمین نہ کھلجاے یہی صحیح
ہے اسی پر فتوی ہے **تفسیر القلتین** قلتین کے پانی کے بیان میں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اِذا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَا یَحْمِلُ خُبْثًا جب پہنچے پانی دو قلہ کو تو نہیں اوٹھاتا ناپاکی یعنی نجس نہیں
ہوتا ہے **مسئلہ** لوگوں نے تفسیر قلہ میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے پانچ مشک کا ہے ہر مشک

تو قیاس یہی کا پانی پر بمقدار عدم سرایت مین غیر مستقیم ہے تیسرے یہ کہ مختار و معتمد دونون درمیان بیر بالوعہ
اور کنوین کے پانی کے پہونچنا ہوا کا ہے اگر متغیر کرتے اوسکے رنگ یا بو یا مزہ کو تو نجس ہوگا ورنہ نہین **مسئلہ**
چاہیے کہ درمیان بیر بالوعہ اور پانی کے کنوین کے اسقدر دوری ہو کہ نجاست پانی کی کنوین تک نہ پہونچے اور
اس دوری کا اندازہ پانچ یا سات گز کیا گیا یہ غیر لازم ہے بلکہ معتبر نہ پہونچنا نجاست کا ہے اور یہ مختلف ہوتا ہے
سختی او نرمی زمین سے **مسئلہ** ایک کنوان بیر بالوعہ کے قریب بنا ہے جبتک متغیر ہو اوسکا رنگ یا مزا یا بو
اور اسکو دو گز پر اسواسطے معتبر نکیا کہ اگر ان دونون کے درمیان مین دس گز کی دوری ہے اور کنوین
مین اثر بالوعہ کا پایا تو پانی نجس ہے اور اگر ایک گز کی دوری ہے اور اثر بالوعہ کا پانی مین نپایا تو طاہر ہے یہی
صحیح ہے **مسئلہ** بیر بالوعہ کو ایک کنوان کیا اگر ایسا گہرا اور وسیع کیا کہ نجاست اوسکی طرف نہ پہونچی تو طاہر ہے
اور اگر گہرا کیا ہو اسپہلے سے اور وسیع نکیا تو جوانب اوسکی نجس ہین اور گہرائی مین طاہر ہے **پانچوان تتمہ**
کنوین کے احکام مین **مسئلہ** مسائل کنوین کے مبنی ہین اتباع احادیث پر قیاسی نہین ہین اسواسطے کہ
قیاس چاہتا ہے کہ ہرگز کنوان پاک نہو جیسا بشر رحمہ اللہ نے کہا واسطے عدم امکان طہارت کے سبب سے ملنے
نجاست کے کنوین کی مٹی اور دیوارین اور تھوڑے تھوڑے جاری ہوتے پانی کو تہ سے کنوین کے یا یہ کہ
نجس نہو واسطے سقوط حکم نجاست کے سبب مشکل ہوتے احتراز اور تطہیر کے جیسا منقول ہے امام محمد
سے کہ متفق ہوئی میری اور ابی یوسف رحمہ اللہ کی راے اس بات پر کہ کنوین کا پانی پانی جاری کے
حکم مین ہے اسلیے کہ نکلتا ہے کنوین کی تہ سے اور اوپر سے کھنچتا ہے تو نجس نہوگا لیکن ہم نے کہا کہ کنوین کے
ڈول کھینچے جاینگے اور انسان ہاتھ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے مثل انہیکے
ہے جسطرح اندازہ کھینچنے والے کے اختیار مین ہوتا ہے **مسئلہ** امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک کنوان مثل نہر
جاری کے ہے پانی اوسکا فاسد نہین ہوتا ہے نجاست پڑنے سے جبتک متغیر ہو مزا یا رنگ یا بو اور امام شافعی
رحمہ اللہ نے کہا ہی جب پانی قلتین کو پہونچے فاسد نہوگا نجاست پڑنے سے اور حنفیہ کے نزدیک مثل چھوٹے
حوض کے ہے فاسد ہوگا جس چیز سے چھوٹا حوض فاسد ہوتا ہے لیکن اگر کنوان دہ در دہ ہے تو فاسد نہوگا اوسکا
پانی نجاست پڑنے سے جبتک متغیر نہو **مسئلہ** اور مروی ہے امام ابی حنیفہ اور ابی یوسف رحمہما اللہ سے کہ کنوان
نجس نہین ہوتا ہے مثل پانی جاری کے اور جو کنوان عریض ہو اور اوسکے عمق مین پانی دہ در دہ یا زیادہ
ہو اگر اوسمین نجاست پڑی اوسکے نجاست کا حکم نکیا جاے گا صحیح اقوال مین مگر ابن وہبان نے کہا کہ یہ روایت
مخالف ہے سب اصحاب کے قول کے اسواسطے کہ اگر یہ تصحیح ثابت ہو تو بیشک ہمارے اصحاب کے قول جو کتب مین
مذکور ہین منہدم ہون اور ہمارے اصحاب نے اسطور پر تعلیل کی ہے کہ جب کنوین سے نجاست کا نکالنا واجب ہوا

نہیں کرتا ہے بالاجماع مسئلہ اگر یہ جانور سوا پانی کے کسی اور چیز مین مرے جیسے شیرا وغیرہ تو بھی فاسد نکریگا
شیرے وغیرہ کو بالاجماع اور اگر مینڈک مرے بعض کے نزدیک فاسد و نجس کرے گا اور بعض کے نزدیک فاسد
و نجس نہ کرے گا یہی اصح ہے مسئلہ مینڈک کی دو قسمین ہین ایک مینڈک صحرائی ہوتا ہے بعض کے نزدیک اگر
یہ پانی مین مرا فاسد کرے گا اسواسطے کہ اسمین خون سائل ہوتا ہے اور ایک مینڈک دریائی یہ پانیکو فاسد نکریگا اسلیے
کہ اسمین خون سائل نہین ہوتا ہے اور مینڈک دریائی و صحرائی کی پہچان یہ ہے کہ مینڈک دریائی کے انگلیون کے
بیچ مین پردہ مثل جھلی کے ہوتا ہے اور مینڈک صحرائی مین نہین ہوتا ہے مسئلہ جانور مائی اوسے
کہتے ہین کہ پیدایش اوسکی اور رہنا اوسکا پانی مین ہو اور صحیح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے یہی ہے کہ پانی کو جانور پانی کا
نجس نہین کرتا ہے اور بعض کے نزدیک مائی اوسے کہتے ہین کہ جسوقت پانی سے نکالا جاوے اوسی وقت مر جاوے
جنکے نزدیک ان جانورون مین خون سائل نہین ہوتا ہے اونکے نزدیک یہ طاہر ہین اور جنکے نزدیک خون
سائل ہوتا ہے وہ کہتے ہین کہ پانی معدن و مکان اون حیوانات کا ہے اور جو شے اپنی معدن و مکان مین ہو
اوسکو نجاست کا حکم نہین کیا جاتا ہے مسئلہ جو جانور کہ پانی مین پیدا ہوتے ہین اور اونکا کھانا حرام ہے اگر
پانی مین مرین اور پھول اور پھٹ جائین تو اس پانیکا پینا مکروہ تحریمی ہے مثل مینڈک وغیرہ کے اسواسطے
اسکے اجزا پانی مین پراگندہ ہو جاتے ہین اور حرمت پانی کی بسبب نجاست کی نہی بلکہ اسکے گوشت کی حرمت
کے جہت سے ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ مچھلی طافی کا حکم مثل مینڈک کے ہے جب پانی مین ٹکڑے ٹکڑے
ہو جاوے اسواسطے کہ اوسکا کھانا بھی حرام ہے مسئلہ چھپکلی کی دو قسمین ہین ایک بڑی جس مین خون
سائل ہوتا ہے اگر وہ پانی مین مرے فاسد کرے گی اور اگر کنوین مین گرے اور مرے ظاہر روایت مین
بیس ڈول کھینچے جائین گے اور اگر پھول یا پھٹ گئی تو سب پانی کھینچا جائیگا اور اگر چھپکلی چھوٹی ہے
جسمین خون سائل نہین ہوتا ہے وہ نہ پانیکو فاسد کرے گی نہ کنوین کو اور کچھ پانی کھینچا جائیگا لیکن اگر پانی مین
مر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تو اوس پانیکا پینا مکروہ تحریمی ہے مثل مینڈک کے بسبب اوسکے گوشت کی حرمت کے
مسئلہ پرندہ آبی تھوڑے پانی مین مرا تو پانی کو فاسد کریگا یہی صحیح ہے بروایت ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اگر
کسی اور چیز مین مرا جب بھی بالاتفاق فاسد کرے گا اسواسطے کہ اوسمین خون سائل ہے اور پانی مین رہتا
ہے پیدا نہین ہوتا ہے مثل بط و مرغابی وغیرہ کے مسئلہ اگر یہ جانور پانی کے باہر مرے اور پھر پانی مین
ڈالے گئے جب بھی اون کا حکم وہی ہے جو پانی مین مرنیکے وقت تھا صحیح روایت مین ساتوان چشمہ
چھوٹے جانورون کے حکم مین عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْفَارَةِ مَاتَتْ فِي الْبِئْرِ وَأُخْرِجَتْ
مِنْ سَاعَتِهَا يُنْزَحُ عِشْرُونَ دَلْوًا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونہون نے کہا چوہے کے باب مین

کنوین مین ڈالدیا اب واجب ہے دو جہت سے چالیس ڈول کھینچنے اور اسمین اصل یہ ہے کہ دیکھین کہ جسکا کھینچنا جتنا
ہوا اور جسمین ڈالیا دونون کو دیکھتے ہین اگر دونون برابر ہین تو برابر ڈول کھینچے جاینگے اور اگر ایک زیادہ ہی تو دونون
ہوگا کم زیادہ مین اور زیادہ کھینچنے پڑینگے اسکی مثال یہ ہے کہ تین کنوین ہین ہر ایک مین بیس ڈول کھینچنے واجب ہوے
دو کنوون سے بقدر واجب کھینچ کے تیسرے مین ڈالدئے اب اس سے چالیس ڈول کھینچے جاینگے اور اگر ایک
کنوین سے بیس اور ایک سے دس ڈول تیسرے کنوین مین ڈالدیے اب اس سے تیس ڈول کھینچے جاینگے اور اگر ایک
کنوین سے بیس ڈول کھینچنے واجب ہوے اور دوسرے سے چالیس دونون کنوون سے بقدر واجب کھینچ کے تیسرے مین
ڈالدیا اب اس سے چالیس ڈول کھینچے جاینگے موافق اصل کے اگر ایک ڈول کھینچکے اوس کنوین سے جس سے چالیس
کھینچنے واجب تھے اوس کنوین مین ڈالدیا جس سے بیس کھینچنے واجب تھے اب اس سے چالیس ڈول کھینچے جاینگے
مسئلہ ایک چوہا مشکے مین مرگیا اور یہ پانی کنوین مین ڈالدیا محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ جسقدر پانی ڈالا ہے اوس سے زیادہ کھینچا
جاینگا اور بیس ڈول بھی کھینچے جاینگے یہی صحیح ہے اور اگر ایک قطرہ اس مشکے کے پانیکا کنوین مین گرا تو بیس ڈول کھینچے
جاینگے اور اگر چوہا پھول یا پھٹ گیا پھر قطرہ اس پانیکا کنوین مین گرا تو سب پانی کھینچا جاینگا اگر ممکن ہو مسئلہ
کنوین مین چوہا گرا اور زندہ نکلا جب بھی بیس ڈول کھینچنے مستحب ہین مسئلہ کنوین سے چوہا نکل نہ سکا اور تین سو ڈول کھینچے گئے
واسطے ضرورت کے طاہر ہوگا مسئلہ کنوین مین چھچھوندر گری اور مر گئی چند ڈول کھینچے جاینگے ایک روایت
مین بیس تیس ایک روایت مین ہے اگر دس سے کم کھینچے جائز ہے مسئلہ خرگوش کنوین مین گرے اور نہ نکلے جبتک کنوین مین
ہے نجس ہے ایک مدت تک پانی بھرنا چھوڑ دین گے تا معلوم ہو جاوے کہ گل گئی اور مٹی ہوئی ہوگی اور بعض نے کہا
چھ مہینے تک پانی نہ بھرین گے مسئلہ چوہیا کنوین مین گری بعض روایت مین دس ڈول کھینچے جاینگے اگر زندہ
نکلی اور اگر مر گئی یا پھول یا پھٹ گئی تو اسکا حکم مثل چوہے کے ہے مسئلہ کنوین مین چوہا مردہ خشک گرا ناپاک کریگا سب پانی
کھینچنا چاہیے آٹھوان چشمہ متوسط جانورونکے حکم مین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ فِی الدَّجَاجَۃِ
اِذَا مَاتَتْ فِی الْبِیْرِ یُنْزَحُ مِنْہَا اَرْبَعُوْنَ دَلْوًا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اونہون نے کہا اگر مرغ کنوین مین
مرا اور فورا نکالا گیا کھینچے جاینگے اوس سے چالیس ڈول مسئلہ اگر کنوین مین کوئی حیوان گرا اور زندہ نکلا اوسکے منہ
پانی پہونچا دیکھینگے اگر جھوٹا اوس جانورکا طاہر ہے تو یہ پانی بھی طاہر ہے اگر جھوٹا اوسکا نجس ہے تو پانی بھی نجس ہے
سب پانی کھینچا جاینگا اور اگر جھوٹا مکروہ ہے تو یہ پانی بھی مکروہ ہے مستحب ہے بیس ڈول کھینچنے اگر اوسکا جھوٹا مشکوک
ہے مثل خچر اور گدہے کے سب پانی کھینچا جاینگا اور مختار یہ ہے کہ کچھ نہ کھینچا جاینگا سوا اسکے کہ جھوٹا ان دونونکا پاک
ہی صحیح ہے مسئلہ جس جا دس ڈول کھینچنا مستحب ہوتا ہے بیس ڈول سے کم نکھینچے جاینگے اور بعض کتابون مین ہے کہ پانی بکری مین
دس ڈول کھینچنے مستحب ہین مسئلہ کنوین مین مرغا و کبوتر ابابیل اور مثل اسکے کوئی اور جانور گرا اور مرا پھولا یا پھٹا نہین تو

[illegible]

گھوڑا یا بکری یا گاؤ یا بھینس یا خچر یا گدہا یا کتا گرا اور مرگیا ہو لا یا ہو یا نہین سب پانی کھینچنا واجب ہی **مسئلہ** کتا
کنوین مین گرا جنکے نزدیک نجس العین ہی پانیکو نجس کریگا مرا ہو یا نہین منہ ڈوبا ہو یا نہین اور جنکے نزدیک نجس العین نہین ہی
نجس کریگا پانیکو اگر اوسکا منہ نہین ڈوبا یہی صحیح ہی اور بعض نے لکہا ہی کہ پر اوسکا او سکی منقلب ہوتی ہی خارج کیطرف اسواسطے
پانیکو فاسد کریگا بخلاف اور حیوانات کے اور صحیح یہ ہی کہ کتا نجس العین نہین ہی مثل سور کے فاسد نکریگا پانی کو جب تک اوسکا
منہ نہ ڈوبے یا اوسکے بدن پر نجاست نہو اسی طرح سے سب جانور درندے چارپائے ہون یا پرندے اور
اونکا گوشت کہانا حرام ہے نجس نکرینگے پانیکو اگر زندہ نکلے اور اونکا منہ پانی مین نہ ڈوبا یہی صحیح ہی **مسئلہ**
وہ جانور جو نجس العین ہی مثل سور کے اگر کنوین مین گرے تو نجس کرے گا پانیکو اگرچہ اوسکا منہ پانی مین نہ ڈوبا ہو
دسوان چشمہ اس بیان مین کہ
حیوان دہویا ہوا تہوڑے پانی مین گرا فاسد نکریگا اور اوس پانی سے وضو جائز ہی
آدمی کے اوترنے یا گرنے سے کنوان نجس ہوتا ہی یا نہین **مسئلہ** آدمی پاک کنوین مین اوترا ٹہنڈک کے واسطے یا ڈول
نکالنے کو اور اوسکے اعضا پر نجاست نہین ہی اور زندہ نکلا فاسد نکریگا کنوین کو اور اوسکا پانی طاہر و مطہر ہی کچہ نکھینچا جائیگا
مسئلہ بے وضو جنب کنوین مین اوترا ڈول نکالنے کو اور اوسکے اعضا پر نجاست ہی اور استنجا نہین کیا ہے
یا استنجا ڈہیلے سے کیا ہی سب پانی کھینچا جائیگا اور اگر اوسکے اعضا پر نجاست نہین ہی اس مین ابی حنیفہ رحمہ اللہ
سے تین روایتین ہین اظہر یہ ہی کہ پانی نجس ہو جائیگا اور وہ شخص خارج ہوگا جنابت سے پہر نجس ہوگا نجس پانی سے
یہان تک کہ کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تو اوسکو قرآن پڑہنا حلال ہی **مسئلہ** حیض والی عورت جب بند
ہونے حیض کے کنوین مین گری اور اوسکے اعضا پر نجاست نہین ہی تو وہ مثل مرد جنب کے ہی اور اگر پہلے بند ہونے
خون کے گری اور اوسکے بدن پر نجاست نہین ہی وہ مثل مرد طاہر کے ہی جب کنوین مین ٹہنڈک کے واسطے
اوترے اسلیے کہ وہ عورت اس گرنے سے حیض سے نہین نکلی تو پانی مستعمل نہوگا **مسئلہ** کافر کنوین مین گرا اور
زندہ نکلا سب پانی کھینچا جائیگا اسی طرح اگر کافر کنوین مین اوترا تو مروی ہی ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے کہ جسم اوسکا خالی نہین ہی نجاست
حقیقیہ یا حکمیہ سے اسلیے سب پانی کھینچا جائیگا اور اگر غسل کرکے کنوین مین اوترا اور اوسیوقت نکلا تو کچہ پانی نکھینچا جائیگا
مسئلہ جو کافر ڈول نکالنے والے کنوین مین ڈول نکالنے کو اوترتے ہین اگر غسل و استنجا کرکے اور کپڑا پاک
باندہ کے کنوین مین اوترے تو کنوان پاک ہی اور کچہ پانی نکھینچا جائیگا نہ سب پانی کھینچا جائیگا اگر ممکن ہو
مسئلہ میت کافر کا نجس ہے پہلے اور بعد غسل کے اگر میت کافر کا بعد غسل کے تہوڑے پانی مین گرا نجاست
کریگا اسواسطے کہ وہ مثل سور کے ہی لیکن زندگی مین اس سبب سے نجس نہین ہی کہ اوسمین آدمیت امانت خدا کی ہے لا یزال کی
اور اس سبب سے کہ شاید سعادت اسلام کی نصیب ہو جب شقاوت کفر پر مرا اور زندگی تمام ہوئی تو بدتر ہوا سور سے
مسئلہ میت مسلمان کا اگر پہلے غسل کے کنوین مین گرا تو پانی فاسد ہوگا اور اگر بعد غسل کے تہوڑے پانی یا کنوین

مین گرا فاسد نہ کریگا یہی مذہب مختار ہے مسئلہ لڑکا پیدا ہوا اور آواز کی اوسکا حکم جوان کا ہے اگر بعد غسل کے کنوین
مین گرا تو پانیکو فاسد نہ کریگا اور اگر آواز نہ کی اور کنوین مین گرا پانیکو فاسد کریگا اگرچہ کتنے مرتبہ غسل دیا ہو مسئلہ شہید
ستھرے پانی مین گرا فاسد نہ کریگا مگر جب خون جاری ہوگا فاسد کریگا مسئلہ کھال یا گوشت آدمی کا اگر بقدر ناخن کنوین
مین گرا ہے فاسد کریگا اور اگر اس سے کم ہے فاسد نہ کریگا مسئلہ انسان کی ہڈی یا ناخن یا دانت یا بال پانی یا کنوین مین
گرین پاک ہین فاسد و نجس نہ کرین گے جسم پر ہون یا جدا اگرچہ بہت ہون یہی مختار ہے اسواسطیکہ انسان کے سب
اعضا طاہر ہین اور نفع لینا اوسکے اعضا سے بسبب بزرگی انسان کے مباح نہین ہے مسئلہ آدمی طاہر کنوین مین گرکر
مرگیا سب پانی کھینچنا واجب ہے پھولا یا پھٹا ہو یا نہین مسئلہ بال ہڈے یا کترے یا توڑے ہوے ہین تو پاک ہین
اور اگر اوکھاڑے ہوے ہین تو نجس ہین **گیارہوان چشمہ** پیشاب کی نجاست کے بیان مین عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ عنہ استنزہوا من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پاکی
ڈھونڈہو پیشاب سے کہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہے مسئلہ کنوین مین قطرہ شراب کا یا جس چیز کا پینا حرام ہے یا پیشاب لڑکے
اور لڑکی کا یا پیشاب اون جانورون کا جنکا گوشت حلال ہے یا اون جانورونکا جنکا گوشت کھانا حرام ہے یا قطرہ خونکا
گرا سب پانی کھینچا جائیگا مسئلہ بکری نے کنوین مین پیشاب کیا سب پانی کھینچا جائیگا ابی حنیفہ اور ابی یوسف
رحمہما اللہ کے نزدیک اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک کچھ پانی نکھینچا جائیگا مگر جب پیشاب پانی پر غالب ہوا اوسوقت
بھی اسواسطے کھینچین گے تاکہ طہور ہوا اور اصل یہ ہے کہ جن جانورونکا گوشت کھانا حلال ہے اونکا پیشاب محمد رحمہ اللہ
کے نزدیک طاہر ہے اور شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک نجس ہے اور دلیل امام محمد رحمہ اللہ کی حدیث عرنیین کی ہے وہ
مختصر یہ ہے کہ حکم کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عرنیین ہین اونٹ کے پیشاب اور دودہ پینیکا اور دلیل
شیخین رحمہما اللہ کی یہ ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے استنزہوا من البول فان عامۃ عذاب
القبر منہ اور ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اونٹ کا پیشاب واسکے واسطے بھی پینا حلال نہین ہے اسلیے کہ اوسمین یقین شفا کا
نہین ہے اور اسکی دلیل حدیث شریف موجود ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ تعالی لم یجعل
شفاءکم فیما حرم علیکم بیشک اللہ نے نہین مقرر کی شفا تمھاری اوس چیز مین کہ حرام کی تم پر اور بعید
نہین کہ شفا کافر کی نجس مین ہو بسبب اوسکی نجاست کے اور ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک دوا کے واسطے
حلال ہے بسبب قصہ مذکورہ کے اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک حلال ہے دوا وغیرہ کیواسطے بحث اپنی ملک کے
اور جواب یا محمد رحمہ اللہ کے قول کا امام محبوبی رحمہ اللہ نے اسطور پر کہ تم سمجھے ہو کہ جسکا گوشت طاہر ہے اوسکا
پیشاب بھی طاہر ہے اور ہم کہتے ہین کہ طاہر ہونا گوشت کا یہ دلالت نہین کرتا ہے پیشاب کی طہارت پر اسواسطیکہ
گوشت انسان کا طاہر ہے اور اوسکی حرمت بسبب بزرگی انسان کے ہے اور پیشاب اوسکا نجس ہے مسئلہ پیشاب اون جانورونکا

جسکا گوشت کہانا حلال ہے نجس ہے یہ نجاست غلیظہ ابوحنیفہ و محمد رحمہما اللہ کے نزدیک اسی پر فتوی ہے مسئلہ
پیشاب بلی اور چوہے کا اور بیٹ گندہ بلی کا اور مینگنی چوہے کی نجس ہے اظہر روایت مین تہوڑے پانیکو فاسد کریگی
اور کپڑے کو اور بلی کا پیشاب اگر کنوین مین گرا سب پانی کھینچا جائیگا اسواسطے کہ اسکا پیشاب نجس ہے یہی صحیح ہے اور اگر
چوہے کا پیشاب کنوین مین گرا تو کچھ نہ کھینچا جائیگا یہی اصح ہے مسئلہ اگر سوئی کی نوک یا ناکے کے قدر پیشاب
کی چھینٹین کنوین مین گرین یا غبار نجس گرا کچھ پانی نہ کھینچا جائیگا مسئلہ پیشاب اور بیٹ چمگادڑ کی فاسد نہ کرے گی
کپڑے اور پانیکو اسلیے کہ اس سے بچنا مشکل ہے مسئلہ پیشاب مینڈک دریائیکا پانی کو فاسد نہ کرے گا اور پیشاب
مینڈک صحرائیکا نجس ہے بارہوان چشمہ گوبر اور مینگنی وغیرہ کے حکم مین مسئلہ ایک یا دو مینگنی اونٹ
یا بکری کی کنوین مین گری فاسد نہ کریگی پانیکو استحساناً اور وجہ استحسان کی یہ ہے کہ جنگل کے کنوین کھلے رہتے مین تختے بند نہین
ہوتے اور مواشی اونکے گرد مینگنی کرتے ہین اور ہوا اوسکو کنوین مین پہنچاتی ہے اور امام تمرتاشی رحمہ اللہ نے کہا کہ گہر کے
کنوون مین اختلاف کیا گیا ہے بعض نے کہا ایک دو مینگنی بہی کنوین کو فاسد کریگی اسواسطے کہ ضرورت معدوم ہے اور اصح یہ ہے
کہ حکم دونون کنوونکا ایک ہے کسیکو فاسد نہ کریگی اسلیے اگر تہوڑی گری تو معاف ہے اور بہت مین ضرورت نہین ہے اور وہ
بہت اوسے کہتے ہین جسکو دیکہنے والا بہت جانے یہی مروی ہے ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے اور اسی پر اعتماد ہے اور بعض نے
کہا کہ بہت اوسے کہتے ہین کہ جب ڈول کھینچین تو کوئی ڈول مینگنی سے خالی نہ نکلے اور حکم جو اسکے خلاف ہے یہی صحیح ہے اور
کچھ فرق نہین تر اور خشک اور ثابت اور شکستہ اور لید اور گوبر اور مینگنی مین اسواسطے کہ ضرورت سبکو شامل ہے مسئلہ
بکری نے دودہ بہرے برتن مین دوہتے وقت ایک یا دو مینگنی کی اسپر کہا مینگنی نکال ڈالین گے اور دودہ پی لین گے
اگر اوسیوقت مینگنی نکال ڈالی اور اوسکا رنگ نہ آیا نجس نہوگا واسطے عموم بلوی اور ضرورت کے اسلیے کہ بکری کی عادت ہے
کہ دودہ دیتے وقت مینگنی کرتی ہے اور ضرورت مین حدیث موجود ہے تو ساقط ہوگا حکم نجاست کا مسئلہ کبوتر یا چڑیا کی
بیٹ کنوین مین گرے فاسد نہ کریگی پانیکو مسئلہ مرغ کی بیٹ بالاتفاق نجس ہے مسئلہ جو چیز کہ جانور کے
پیٹ سے باہر نکلکے پہر اندر چلی جاے اوسکا حکم مثل حکم گوبر اور مینگنی کے ہے مسئلہ اختلاف کیا بول و براز اون جانورون
مین جنکا گوشت کہانا حلال ہے مالک اور احمد رحمہما اللہ نے کہا روایت مشہور مین طاہر ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ سب گوبر
اور چڑیا کی طاہر ہے اور باقی نجس اور امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ مطلق نجس ہے مسئلہ اتفاق کیا اماموں نے
کہ جن جانورونکا گوشت کہانا حرام ہے اونکا بیٹ گندہ نجس ہے مگر ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے اسبات کا اعتقاد کیا کہ
بیٹ اون جانورون کی جو پرندہ ہین مین شکار کرتے ہین مثل چرغ اور باز اور باشہ وغیرہ کی طاہر ہے یہی اصح ہے
اسلیے کہ اس سے بچنا مشکل ہے مسئلہ غلیظ کنوین مین گرا نجس کریگا پانیکو بہت ہو یا تہوڑا تیرہوان چشمہ اونکے
بیان مین جن چیزون کے گرنے سے کنوین کا سب پانی کھینچنا واجب ہے مسئلہ آدمی یا بکری یا کتا وغیرہ

یا جو حیوان جُثّے مین مثل آدمی کے ہے کنوین مین گر کے مرا اور پھولا یا پھٹا نہین سب پانی کھینچا جائیگا مسئلہ کوئی حیوان
باہر مرا اور پھول یا پھٹ گیا پھر کنوین مین گرا سب پانی کھینچا جائیگا مسئلہ چھوٹا جانور مثل چوہے اور چڑیا وغیرہ کے
اور متوسط مثل بطا و مرغ وغیرہ کے اور بڑا مثل بکری اونٹ گاو اور ہاتھی وغیرہ کے اگر کنوین مین گرا اور پھول یا پھٹ گیا
یا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا سب پانی کھینچنا واجب ہے اگر ممکن ہو سوا اسکے کہ وقت پھولنے یا پھٹ نکلے اوس سے تری نکلتی ہے
اور تمام پانی کے اجزا مین پراگندہ ہوتی ہے وہ تری روان نجس ہے اور وہی تری مثل قطرے پیشاب کے ہوگی مسئلہ
جس جانور کے بال یا کھال گل کے کنوین مین گرے حکم اوسکا مثل اوس جانور کے ہے جو پھول یا پھٹ گیا سب پانی کھینچنا
واجب ہے مسئلہ علامہ ابن نجیم بحر الرائق مین اسطرح تحریر کرتے ہین اور جنھون نے تین سو ڈول نکالنے کا فتویٰ
دیا ہے اونکے قول کو ضعیف کہتے ہین اگر سب پانی کھینچنا ممکن نہین ہے اس جہت سے کہ چشمے جاری ہین جسقدر پانی کھینچا جاتا ہے
اوسی قدر زیادہ چشمون سے جاری ہوتا ہے تو اسمین روایات مختلف ہین امام محمد رحمہ اللہ سے دو سو ڈول کھینچنے مروی
ہین فقہانے کہا کہ فتویٰ دیا امام محمد رحمہ اللہ نے دو سو ڈول کھینچنے کا جب دیکھے کنوین بغداد کے کہ اکثر اونمین تین سو
ڈول سے زیادہ پانی نہین ہوتا ہے اور امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے سو ڈول کھینچنے مروی ہین فقہانے اس فتوے کی
یہ وجہ لکھی ہے کہ کوفہ کے کوون مین پانی کم ہوتا ہے وہان آپنے یہ فتویٰ دیا اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے
جامع صغیر مین مروی ہے کہ اسقدر کنوین کا پانی کھینچا جائیگا کہ کھینچنے والے پر غالب آوے اور مقدار غلبے کی بیان نفرمائی
اور وجہ بیان نہ کرنیکی یہ ہے کہ مقدار غلبے کی متفاوت ہوتی ہے اور کھینچنا اسقدر چاہیے کہ عجز ظاہر ہو یہی صحیح ہے واسطے
شرع مین طاعت بحسب طاقت ہے اور بعض فقہانے کہا ہے کہ ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر اسقدر پانی کھینچنا واجب ہے
کہ ظن غالب ہو کہ اسی قدر پانی وقت کھینچنے کے تھا اور اصح تفسیر غلبے کی عجز ہے امام ابی یوسف رحمہ اللہ سے اسکے
دو طریقے مروی ہین ایک یہ کہ قریب کنوین کے ایک خندق کھودین کہ گہرائی اور دورا اوسکا اسقدر ہو جسقدر
کنوین مین پانی ہے اور پکی کیجائیگی بعض مشائخ کے قول پر پھر پانی کنوین سے کھینچکے اوسمین ڈالین کے جب خندق
بھر جاوے تو معلوم ہوگا کہ سب پانی کنوین کا کھینچ گیا اور دوسرے یہ کہ ایک لکڑی کنوین مین ڈالین کے جب پانی مین
ڈوبے وہان نشان کردین گے بعد اوسکے دس ڈول کھینچین گے پھر لکڑی ڈالکر دیکھین گے کہ کسقدر پانی کم ہوا اگر
بقدر دسوین حصے کے کم ہوا ہے تو جانین گے کہ بقدر سو ڈول کے باقی ہے مگر فقہانے کہا ہے کہ یہ راستے اوسوقت
مستقیم ہے کہ کنواں اوپر سے نیچے تک برابر ہو اور ابی نصر محمد بن سلام سے مروی ہے کہ جو دو آدمی بصارت تام
رکھتے ہون اندازہ کرنے پانیمین وہ اندازہ کرین جس قدر کہین اوسی قدر پانی کھینچا جائے گا یہ اصح اور
اشبہ ہے فقہ سے اور معراج الدرایہ مین لکھا ہے کہ یہی مختار ہے اور نقایہ مین لکھا ہے کہ واسطے اندازے پانی کے
ایک شخص صاحب بصارت کافی ہے لیکن اکثر کتب مین دو شخص صاحب بصارت شرط ہین اور اسی قول کی جماعت نے

تصحیح کی اور مختار کیا ہے اور تصحیح کی امام حسام الدین نے شرح جامع صغیر میں کہ اعتبار غلبے کا ہے یعنی عجز کا اور فتوی اسی پہ ہے کہ مفوض کیا جاوے رائے مبتلابہ پر اور خلاصہ میں لکھا ہے کہ تین سو ڈول کھینچے یہ فتوی کا ہے اور معراج الدرایہ میں لکھا ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ کا قول مختار ہے اب اس مسئلے میں تصحیح اور فتوی مختلف ہوا اور فتوی امام محمد کے قول پر اور عمل ہے لوگوں کی آسانی کے واسطے اور عمل روایت ابی نصر رحمہ اللہ پر اوطیب ہے سو واسطیکہ اختیار میں لکھا ہے کہ جو امام محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ آسان ہے لوگوں پر لیکن پوشیدہ نہیں ہے ضعف اوسکا اس لیے کہ جب شرع نے حکم دیا سب پانی کھینچنے کا بسبب نجاست کے تو اوسکی طہارت کم ڈول کھینچنے سے یعنی عدد معین سے موقوف ہے اوس مقدار کی روایت مسموع پر اور یہ کہاں بلکہ باثر ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے اسکے خلاف ہے اور بعض متاخرین نے اختیار کیا کہ اظہر یہ ہے کہ جس وقت ممکن ہو بند کرنا کنوین کے چشمونکا بے اشکال تو بند کرینگے اور سب پانی کھینچینگے اور اگر بند کرنا چشمونکا مشکل ہے اور جانا کہ اس کنوین میں اوپر سے نیچے تک طول عرض و عمق یکسان ہے تو لکڑی ڈال کے جو طریقہ مذکور ہوا کرینگے اگر اسکا بھی علم نہین ہے تو اگر ممکن ہو عمل اندازہ دو شخص صاحب بصارت پر کرینگے اور اگر یہ بھی متعذر ہو تو اسقدر پانی کھینچینگے کہ عجز ظاہر ہو بسبب اپنے گمان کے غلبے کے یہ تقریر صاحب بحر الرائق کی تمام ہوئی انکے آخر قول سے دریافت ہوا کہ اسقدر پانی کھینچینگے کہ عجز ظاہر ہو اور جنہون نے امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر فتوی دیا اوسکو ضعیف کہا لیکن قاضی القضاۃ علامہ بدر الدین محمود عینی بنایہ شرح ہدایہ میں عجز کی اسطرح تصریح فرماتے ہین کہ کنوین سے اسقدر پانی کھینچنا چاہیے کہ عجز ظاہر ہو اور جب عجز ظاہر ہوگا تو تکلیف ساقط ہوگی فتاوی قبلی میں ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب دو سو یا تین سو ڈول کھینچے تو گویا غلبہ ہوا یعنی عجز ظاہر ہوا یہی مختار ہے اور فتاوی تاتارخانیہ میں ہے جس جا سب پانی کھینچنا واجب ہوا تو اسقدر کھینچینگے کہ غلبہ ہو بنابیع میں اسکو صحیح لکھا ہے اور فتاوی عتابیہ میں ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب دو سو یا تین سو ڈول کھینچے تو غلبہ ہوا یہی صحیح ہے اور بضاعت مزجات میں ملا عصام تسطیر فرماتے ہین کہ جب دو شخص صاحب بصارت کو نپائے تو قول محمد رحمہ اللہ پر عمل کرے اور دو سو ڈول کھینچے تو کافی ہے واسطے طہارت کے اور زیادتی دو سو پر اطمینان کے لیے ہے مگر تجاوز تین سو سے وسواس ہے ان سب تحریروں سے دریافت ہوا کہ تین سو ڈول تک کھینچنا چاہیے یہی عجز ہے اسی پر فتوی ہے **مسئلہ** بعض کتب میں امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کنوین کا عرض و عمق بالشت سے ناپ لینگے پھر ضرب دینگے عمق کو عرض میں پھر جتنے بالشت ہون کے دو ڈول کھینچینگے **مسئلہ** کنوین کی مٹی واسطے حرج کے کھینچنا واجب نہین ہے اسی پر فتوی ہے

چودہوان چشمہ اگر کنوان نجس ہو جاوے تو کس ڈول سے پانی کھینچین اور پے درپے کھینچنا شرط ہے یا نہین **مسئلہ** جب کنوین سے چند ڈول پانی کھینچنا واجب ہوا تو کس ڈول سے کھینچینگے جو معتبر ہو

کتب مین لکھا ہے ڈول وسط سے کھینچین گے یہی معتبر ہے اور فقہا نے ڈول وسط مین اختلاف کیا ہے تو بعض نے لکھا ہے کہ مراد اوس
وہ ڈول ہے جو اوس شہر مین مستعمل ہو اور بعض نے لکھا ہے کہ ہر کنوین مین اوسی کنوین کا ڈول معتبر ہے اسواسطے کہ سلف مطلق
سے معتاد مراد لیتے ہین اور کتابون مین اسی روایت کو مختار لکھا ہے یہی ظاہر روایت ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ وہ ڈول
مراد ہے جسمین ایک صاع پانی آوے اور بعض نے اسکے سوا لکھا ہے بہر حال ہر کنوان دو حال سے خالی نہین ہے
اوسکے واسطے ڈول معین ہے یا نہین اگر اوسکا ڈول معین ہے تو یہی ڈول معتبر ہے اسی سے پانی کھینچین گے اور اگر
ڈول معین نہین ہے تو وہ ڈول لین گے جسمین ایک صاع پانی آوے **مسئلہ** جسقدر ڈول کھینچنے واجب ہوے
اگر اوس حساب سے ایک بڑا ڈول لاکے جسمین بقدر واجب پانی آجاوے ایک ڈول نکالا کافی ہوگا اور اوس کنوین کی
طہارت کا حکم کیا جائیگا یہی ظاہر مذہب ہے مثلا کسی کنوین سے بیس ڈول کھینچنے واجب ہوے اور ایک بڑا
ڈول کھینچا جسمین اوس کنوین کے ڈول سے بیس ڈول پانی سماتا ہے تو کافی ہوگا اور حسن بن زیاد رحمہ اللہ کہتے
ہین کہ جب تک ڈول مقررہ نہ کھینچین گے کنوان طاہر نہوگا اس سبب سے کہ تکرار ڈول سے کنوین کے نیچے سے
پانی جاری ہوتا ہے اور اوپر سے کھینچا جاتا ہے تو یہ مثل پانی جاری کے ہوگا اور یہ بات ایک بڑے ڈول مین
حاصل نہین ہوتی ہے اور یہی زفر رحمہ اللہ سے منقول ہے اور حنفیہ کہتے ہین کہ ایک بڑے ڈول نکالنے سے
مقصود حاصل ہوا یعنی بقدر واجب کھینچا گیا اور اعتبار جریان کا ساقط ہے اسی جہت سے پے درپے ڈول کھینچنا
شرط نہین کیا گیا یہان تک اگر ایک ڈول روز کھینچا جائیگا تو جائز ہے اور چونکہ عدم اشتراط توالی پر متفرع ہے
وہ یہ ہے کہ اگر ایک روز کچھ ڈول کھینچے بعد اوسکے دوسرے روز کنوین مین پانی زیادہ ہوا تو بعض نے کہا سب پانی
کھینچا جاوے گا اور بعض نے کہا کہ جسقدر پہلے روز باقی رہا تھا یہی صحیح ہے اور بعض کتب مین لکھا ہے کہ اشتراط
توالی مین اختلاف ہے مگر مختار عدم اشتراط توالی ہے **مسئلہ** ایک کنوین سے بیس ڈول کھینچنے واجب ہوے
اور روز دو ڈول روز دس دن مین کھینچے گئے جائز ہے اور کنوان طاہر ہوگا **مسئلہ** اگر اخیر ڈول کنوین کے
بیچ مین ہے اور پانی ٹپکتا ہے طاہر نہوگا جب تک وہ ڈول اوپر کھینچ نہ آوے یہی مختار ہے **مسئلہ** اگر لڑکے اور
بازاری لوگ رسی اور ڈول چھوتے ہین دونون چیزین طاہر ہین جب تک نجاست کا یقین نہو **مسئلہ** کسی نے
بیٹھے ہوے ڈول سے پانی نکالا اور پانی زیادہ نصف ڈول سے اوپر تک کھینچ آیا وہ ڈول مثل ڈول ثابت
کے شمار کیا جاوے گا **مسئلہ** جب کنوان طاہر ہوا تو طاہر ہوگا ڈول اور رسی اور چرخ اور گرد کنوین
کا اور ہاتھ کھینچنے والے کا اس لیے کہ نجاست ان سب چیزون کی بسبب نجاست کنوین کے تھی تو اب
کنوین کے طاہر ہونے سے یہ سب چیزین بھی طاہر ہونگی **پندرہوان چشمہ** اگر کسی نے کنوین کے بعض پانی سے
بے دریافت وضو کیا تو کسو وقت سے نماز کا اعادہ کرے **مسئلہ** کنوین سے پرندہ یا چوہا وغیرہ مردہ نکلا اور اوس

لوگون نے اس کنوین کے پانی سے وضو کیا تہا اگر گرنیکا وقت معلوم ہے تو اوسی وقت سے نماز کا اعادہ کرین اور اگر
گرنیکا وقت دریافت نہین ہے تو امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اگر جانور پرندہ وغیرہ پہولا یا پہٹ گیا ہو
تو تین دن رات کی نماز پہیرین ورنہ ایکدن رات کی نماز کا اعادہ کرین اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک جب تک
گرنیکے وقت کا یقین نہو نماز نہ پہیرین کے اسی پر فتوی ہے **مسئلہ** کوئی جانور کنوین مین پہول یا پہٹ
گیا ہے تو جو کہانا اس پانی سے تین روز تک پکا ہے نہ کہائے اور اگر پہولا یا پہٹا نہین تو جو کہانا اوس دن
پکا ہے نہ کہائے اور اوسی کو لیا ہے ابیحنیفہ رحمہ اللہ نے اور ابی یوسف رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب سبا
کنوین کا پانی کہینچنا واجب ہوا تو جو چیز اس پانی سے پکی ہے انسان کو نہ کہلائے اور کتے وغیرہ کو کہلانیکا کچہ
مضائقہ نہین اور بعض نے کہا کہ گنہگار کے ہاتہ بیچ ڈالے اور اوس پانیکو گلی مین چہڑکنے کا کچہ مضائقہ نہین
اور چارپایونکو یہ پانی نہ پلاوے اور اگر اس پانی مین آٹا گوندہا ہے تو یہ چارپایون کو کہلاوے **مسئلہ** صاحبین
رحمہما اللہ نے کہا نجاست چاہ کا وقت علم کے حکم کیا جائیگا لوگون پر کچہ نماز کا اعادہ لازم نہین ہے نہ دہونا
اوس کپڑیکا جسپر کنوین کا پانی پہونچا قبل علم کے یہی قیاس ہے اسلیے کہ شک سے یقین زائل نہین ہوتا ہے
اور ہم یقین رکہتے ہین اوسکے طہارت کا زمان گذشتہ مین اور نجاست کا شک ہے اسواسطیکہ احتمال ہے
کہ وہ جانور اور کہین مرا ہو پہر ہوا سے کنوین مین گرا ہو یا بعض شخص یا لڑکون یا بعض جانور نے کنوین مین
ڈالا ہو جیسا ابی یوسف رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ مین نے دیکہا چیل کو اوسکے چونچ مین چوہا مرا دبا ہے اور
کنوین مین ڈالدیا یہ دیکہہ کے ابی یوسف رحمہ اللہ نے اپنے قول سے اس قول کیطرف رجوع کی **سولہوان**
چشمہ جوٹہے کہانے اور پانی کے بیان مین فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ شَرِبَ سُؤْرَ
اَخِیْهِ کُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ جو کوئی پیے جوٹہا اپنے بہائیکا لکہی جائینگی اوسکے واسطے دس نیکیان
مسئلہ بعض کتب مین لکہا ہے کہ جوٹہا چار قسم پر ہے اول وہ جسکی طہارت پر اتفاق ہے بیکراہت مثل جوٹہے
بنی آدم کے مسلم ہو یا کافر چہوٹا ہو یا بڑا مرد ہو یا عورت پاک ہو یا نجس حائض ہو یا جنب الا شراب پینے کیوقت
شرابیکا جوٹہا نجس ہے لیکن اگر شراب پینے کے بعد اوسنے تین بار اپنے رال گہونٹی ہو تو طاہر ہے ابیحنیفہ رحمہ اللہ
کے نزدیک یا جس شخص نے شراب پی پہر تہوڑی دیر کے بعد اپنے مونہہ زبان سے چاٹ لیے اور تین بار رال
گہونٹی اور پانی پیا تو پانی بچا ہوا طاہر ہے مگر جسکی مونچین بڑی ہین وہ اگرچہ بعد ساعت کے بہی پیے جب بہی
طاہر نہوگا اسواسطیکہ بڑے بال جو نجس ہو جاتے ہین وہ زبان کے چاٹنے سے پاک نہین ہوتے ہین اور اسیطرح
جن جانورونکا گوشت کہانا حلال ہے اونکا جوٹہا بہی طاہر ہے مثل اونٹ اور گائو اور بکری کے دوسری قسم
کا جوٹہا نجس وہ جوٹہا درندے جانورون کا ہے تیسری قسم کا مکروہ وہ جوٹہا بلی وغیرہ کا ہے چوتہی قسم

پھوتے مین اوسکا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر اوسکی چونچین نجاست بھری ہے تو پانی نجس ہوگا اور اگر کھیتون مین نہ دین پھرتے
اور نجاست بھی نہین کھاتے مین تو اونکا جھوٹا طاہر ہے **مسئلہ** جھوٹا اون جانورون کا جنین
خون سائل نہین ہے اور پانی مین رہتے ہین یا پانی مین نہین رہتے طاہر ہے **مسئلہ** جھوٹا پرندون
درندون کا جس طرح باز و چرغ و شاہین و چیل اور مانند انکے مکروہ ہے اور بعض نے کہا مکروہ
تنزیہی ہے اور بعض نے کہا کہ مکروہ تنزیہی بھی نہین ہے یہی صحیح و مختار ہے اور ابی یوسف رحمہ اللہ
سے مروی ہے کہ اگر یہ جانور مقید ہین اور انکا پالنے والا جانتا ہے کہ انکی چونچین نجاست نہین ہے تو مکروہ
نہین ہے اور اس روایت کو مشائخ نے مستحسن رکھا اور اسیطرح وہ پرندے جنکا گوشت نہین کھایا جاتا ہے
اونکا جھوٹا بھی مکروہ ہے استحساناً **مسئلہ** پسینا دائم الخمر کا نجس ہے **مسئلہ** پسینا جنب کا طاہر ہے اگر کنوین یا کپڑے
پر پڑے فاسد نہ کریگا اور اسی طرح دودھ بچی کا ایک قول پر طاہر ہے **مسئلہ** اسی طرح دودھ عورت کا طاہر
اور اسی طرح دودھ مردہ بکری یا گاؤ کا اور اگر دودھ عورت میت کا پانی مین گرا نجس کریگا **مسئلہ**
آب دہن ہاتھی کا نجس ہے اگر سونڈ سے کپڑے پر پونہچا نجس کرے گا **مسئلہ** جو پانی کہ
زندہ کے منہ سے نکلتا ہے طاہر ہے اور جو میت کے منہ سے نکلتا ہے نجس ہے اور جو پانی کہ سوتے کے
منہ سے نکلا یا پیٹ سے آکے منہ سے نکلا طاہر ہے اسواسطیکہ جو پانی منہ سے نکلتا ہے وہ بلغم سے پیدا ہوتا ہے
طاہر ہوگا جسطرح پر ہو ابی حنیفہ و محمد رحمہما اللہ کے نزدیک اسی پر فتوی ہے **تیرہوان چشمہ** پانی مستعمل کے
بیان مین **مسئلہ** مستعمل ابی حنیفہ و ابی یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک اوسے کہتے ہین جس سے زائل کیا جاے حدث
یا قصد کیا جاے تقرب کا اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک مستعمل ہوتا ہے قصد تقرب سے نہ سقوط فرض سے اگر حدث زائل نکیا جاے
اور نہ قصد کیا جاے تقرب کا تو پانی مستعمل نہ ہوگا بلا خلاف اگر محدث یا جنب یا حائض غسل کرے نہ واسطے تقرب کے
نہ واسطے نماز کے تو پانی مستعمل ہوگا شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک مستعمل نہوگا اور اگر غیر
اور غیر محدث اور غیر جنب نے وضو کیا نہ واسطے تقرب کے تو پانی مستعمل نہوگا **مسئلہ** لڑکے نے وضو کیا تو مستعمل
ہونے مین متاخرین نے اختلاف کیا لیکن مختار یہ ہے کہ اگر لڑکا عاقل ہے تو پانی مستعمل ہوگا ورنہ نہین اسیطرح
اگر لڑکے کو وضو کرنا سکھایا اور فقط قصد تعلیم کا ہے تو پانی اس وضو کا مستعمل نہوگا **مسئلہ** جسطرح پانی مستعمل ہوتا ہے
وضو کرنے سے اور غسل جنابت سے اسیطرح مستعمل ہوتا ہے غسل احرام و اسلام سے اور وضو اوپر وضو کے اور
غسل نماز جمعہ و نماز عیدین اور عرفے کی رات اور لیلۃ القدر سے اسی طرح اگر عورت نے غسل کیا حیض یا نفاس کا
یا غسل دیا میت کو پھر غسل کیا ان سب صورتون مین پانی مستعمل ہوگا واسطے قائم کرنے قربت کے **مسئلہ**
مستعمل پانی کی تین قسمین ہین ایک مستعمل نجس ہے بہ نجاست خفیفہ بالاتفاق مثل استنجے کے پانی کے و غسالہ کپڑے

نجس کے اور تیسرے مستعمل طاہر و طہور ہے بالاتفاق مثل غسالہ حبوب و بقول و کپڑے طاہر کے اور تیسرے مستعمل مین
ائمہ کے اقوال مین وہی وہ پانی ہے کہ مستعمل ہوتا ہے نجاسات حکمیہ مین مثل وضو و غسل کے ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے
کہا ہے کہ یہ نجس ہے بہ نجاست غلیظہ اور ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک نجس ہے بہ نجاست خفیفہ اور محمد رحمہ اللہ
کے نزدیک طاہر غیر طہور ہے اسی پر فتوی ہے مسئلہ ہمارے اصحاب نے اتفاق کیا روایات ظاہرہ مین اسبات پر کہ
مستعمل پانی بدن مین طہور نہین باقی رہتا ہے اور اختلاف کیا اوسکی طہارت مین اور جس سبب سے وہ مستعمل ہوتا ہے
اور کسوقت وہ پانی مستعمل کہلاتا ہے جب واسطے سقوط فرض کے نیت کی ہو یا قصد ٹھنڈک یا ڈول نکالنیکا کنوے
سے کیا ہو ابی حنیفہ و ابی یوسف رحمہما اللہ نے کہا مستعمل ہوتا ہے اور محمد رحمہ اللہ نے کہا مشہور روایت مین ہے
کہ مستعمل نہین ہوتا ہے اور بالاتفاق مستعمل اس سبب سے ہوتا ہے کہ واسطے طہارت کے استعمال کیا ہو اور ثبوت حکم
استعمال مین اتفاق اس بات پر کہ جب تک عضو پر ہے حکم استعمال کا نہ پایا جائیگا اور بعد زوال کے عضو سے اختلاف
ہے بعض نے کہا کہ مستعمل ہوگا اگرچہ ہوا مین ہو اس دلیل سے کہ اگر محدث نے اپنے دونون بازو دہوئے اور کسی نے
اوسکے نیچے اپنے ہاتھ اوسی پانی سے دہوئے نہین جائز ہے یہ مروی ہے ہمارے اصحاب رحمہم اللہ سے اور
اسیطرح اگر محدث نے اپنے کسی عضو کو دہویا اور قبل مجتمع ہونے اس پانی کے کسی جگہہ اوس سے دوسرا عضو دہویا
جائز نہین ہے مگر ابی مطیع بلخی رحمہ اللہ کے قول پر اور بعض نے کہا مستعمل اوسوقت ہوگا کہ کسی جگہہ ٹہرے اور تحرک
موقوف ہو جاوے اور طہارت پانی مستعمل مین اختلاف ہے شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک مشہور قول پر نجس ہے اور امام محمد
رحمہ اللہ کے نزدیک طاہر ہے پس اگر مستعمل پانی استنجے کا کپڑے پر بقدر درہم پہونچا تو اس سے ہمارے نزدیک نماز جائز
نہین اگر استنجے کا نہین ہے تو ایک روایت ابی حنیفہ و ابی یوسف رحمہما اللہ پر نماز کو منع نہ کریگا جب فاحش ہو اور
فاحش ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اوسے کہتے مین جسے دیکھنے والا فاحش کہے اور بعض نے کہا کہ چوتھائی
کپڑے بہر ہو تو کثیر ہے اور ابی یوسف رحمہ اللہ نے کہا اگر ایک بالشت بہر چوڑا اور ایک بالشت لنبا ہو تو کثیر
ہے اور روایت محمد کی ابی یوسف رحمہما اللہ سے یہ ہے کہ مقدر کیا گیا چوتھائی پر بعض نے اس سے مراد لی چوتھائی
آستین و دامن کی نہ چوتھائی سب کپڑے کی مسئلہ کنوئین مین مستعمل پانی گرا ایک روایت ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے ہے
کہ اگر غسالہ جنابت کا ہے تو سو ڈول کہینچے جائینگے کہ پاک ہو اور اگر وضو کا پانی ہے تو چالیس ڈول
کھینچے جائینگے اور صحیح یہ ہے کہ جب تک کنوئین کے پانی پر مستعمل پانی غالب ہو فاسد نہ کریگا مسئلہ پانی
مکروہ کنوئین مین گرا حسن زیاد نے ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ چند ڈول کھینچین گے اور مختار
خواہرزادہ امام فخر رحمہ اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ دس ڈول کہینچین گے پاک ہوگا مسئلہ پانی مشکوک کنوئین مین گرا
حسن زیاد رحمہ اللہ نے ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ چند ڈول کہینچین گے نہ ہو اسلیے کہ نجس ہے

بلکہ واسطے کہ پاک اور پاک کرنیوالا ہو مسئلہ ایک شخص جنب نے کنوین سے ڈول کہینچکے پانی اپنے سر پر ڈالا پہر دوسرا ڈول کنوین مین ڈالا اور اوسکے بدن سے کنوین مین قطرے پانی کے ٹپکے اسکا کچہ اعتبار نہین اگرچہ پانی مستعمل ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک نجس ہے لیکن اسوقت گویا کہ حکم نجاست کا ساقط ہوا اسواسطے کہ اس سے بچنا غیر ممکن ہے مسئلہ جنب نے غسل کیا ایک کنوین مین پہر دوسرے مین پہر تیسرے مین اسی طرح دس کنوون مین یا زیادہ ابی یوسف رحمہ اللہ نے کہا ہے سب کنوین نجس ہونگے اور محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ تیسرے کنوین سے یہ شخص طاہر نکلیگا پہر دیکھین گے اگر اسکے بدن پر عین نجاست ہے سب کنوین نجس ہون گے اور اگر اوسکے بدن پر عین نجاست نہین ہے تو سب کنوون کا پانی مستعمل ہوگا پہر تیسرے کنوین کے غسل کے بعد اگر اسکے نیت غسل کی ہے تو پانی مستعمل ہوگا اور اگر اسکی نیت غسل کی نہین ہے تو مستعمل نہوگا مسئلہ اپنے سر کے بال ٹوٹے انکو دہوے اور با وضو ہے تو پانی مستعمل نہوگا مسئلہ عورت نے کسی کے بال اپنے بالون مین وصل کیے اور جو بال وصل کیے ہین وہ دہوئے تو پانی مستعمل نہوگا اور اگر اپنے بال دہوے تو مستعمل ہوگا مسئلہ جنب نے ایک پیر کو دوسرے پیر پر رکہکے غسل کیا نیچے کا پیر اوپر کے پانی سے پاک ہوگا بخلاف وضو کے مسئلہ کسی نے اپنا ہاتہ کہانے کے پہلے یا بعد دہویا پانی مستعمل ہوگا مسئلہ جنب نے کلی کی نیت سے منہ مین پانی نہین لیا تو مستعمل نہوگا محمد رحمہ اللہ کے قول پر اور اسی طرح اگر اپنے منہ مین پانی لیا اور اوس سے اپنے اعضا دہوئے یا برتن مین بہر دیا تو طاہر اور طہور ہے اور ابی یوسف رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ وہ طہور باقی نہ رہے گا یہی صحیح ہے مسئلہ محدث نے اپنا سر برتن مین مسح کے واسطے ڈالا تو پانی مستعمل نہوگا ابی یوسف رحمہ اللہ کے قول پر اسواسطے کہ پانی اوس چیز سے نجس ہوتا ہے جس سے غسل کیا جاوے اور ارادہ کیا جاوے گا غسل کا لیکن جس چیز سے مسح کیا جاتا ہے وہ مستعمل نہین ہوتا ہے اگرچہ اوس سے مسح کا ارادہ کیا ہو اور محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر محدث کے دونون بازوون پر جبائر ہون دونون کو پانی مین ڈبویا یا اپنے سر کو برتن مین ڈبویا جائز نہین اور پانی مستعمل ہوگا مسئلہ غسالہ برتن مین گرا اگر تہوڑا ہے فاسد نکریگا اور تہوڑا اوسکو کہتے ہین کہ ظاہر نہو جس مقام پر پانی مین قطرہ گرا ہے مثل شبنم کے اور اگر ظاہر ہے اور دیکہا تو وہ بہت ہے مسئلہ بعد وضو اور غسل کے کچہ مضائقہ نہین کہ اپنا جسم رومال سے پونچے اور مروی ہے کہ بیشک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کیا ہے یہی صحیح ہے اور بعض نے کہا کہ مکروہ ہے اور بعض نے کہا کہ وضو کرنیوالیکو مکروہ ہے نہ غسل کرنیوالیکو مسئلہ ایک شخص نے جنابت کا غسل کیا اوس سے کچہ برتن مین پانی

ٹپکا یہ برتن کا پانی فاسد نہوگا اسواسطے کہ اسکا امتناع نہین ہو سکتا ہے اگر ہم کہین کہ یہ پانی نجس ہوتا ہے
تو لوگون پر کام تنگ ہو جاوے اور حق تعالی فرماتا ہے یُرِیدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیدُ بِکُمُ الْعُسْرَ
اللہ چاہتا ہے تم پر آسانی اور نہین چاہتا تم پر تنگی اور فرمایا حق جل شانہ نے وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ
فِی الدِّینِ مِنْ حَرَجٍ اور نہین کی تم پر دین مین تنگی اور فرمایا حق سبحانہ نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
نہین تکلیف دیتا اللہ کسکو اوسکی وسعت کے موافق مسئلہ غسالہ میت کا اگر غسل دینے والے کے کپڑے
پر اسقدر پہونچا کہ اوس سے بچنا ممکن نہین ہے تو معاف ہے مسئلہ غسالہ میت کا نجس ہے اور محمد رحمہ اللہ
نے اسکو مطلق چھوڑا اسواسطے کہ وہ کہتے ہین کہ میت اکثر نجاست سے خالی نہین رہتا ہے اور اصح یہ ہے کہ
جب میت کے بدن پر نجاست نہوگی پانی مستعمل ہوگا نجس نہوگا مسئلہ وہ کپڑا جس سے میت کا جسم
پونچھا جاتا ہے طاہر ہے جسطرح زندہ اپنے جسم کو بعد غسل کے پونچھے مسئلہ کسی نے سوا اعضا
وضو کے اور اعضا اپنے دہوئے جسطرح پہلو اور ران اصح یہ ہے کہ پانی مستعمل نہوگا بخلاف اعضای وضو کے
مسئلہ مستعمل پانی پینا مکروہ ہے مسئلہ وضو کیا طاہر نے میل یا خمیر یا مٹی دہونیکو یا غسل کیا
طاہر نے ٹھنڈک کے واسطے تو پانی مستعمل نہوگا مسئلہ جنب یا محدث نے برتن مین ہاتھ ڈالا پانی
نکالنے کو مستعمل نہوگا بلا خلاف واسطے ضرورت کے اسلیے کہ انسان اکثر چھوٹا برتن ڈبونیکو نہین پاتا ہے
اور ممکن نہین کہ بڑے برتن سے پانی اونڈیلے تو مضطرب ہوتا ہے کہ کیا چیز ڈبووے تو اوسوقت ہاتھ
قائم مقام چھوٹے برتن کے ہے مسئلہ کپڑے پاک کو یا جس چارپائے کا گوشت کہایا جاتا ہے دہویا
پانی مستعمل نہوگا اسی طرح اگر بدن یا سر سے مٹی دہوئے مسئلہ گلاب سے وضو کیا تو مستعمل نہوگا بلا خلاف
مسئلہ مستعمل پانی پانی خالص مین گرا تو بعض نے کہا اوس سے وضو نہین جائز ہے اگرچہ تھوڑا ہو اور بعض نے
کہا جائز ہے یہی صحیح ہے مسئلہ ہتھیلی دہونیکو پانی مین ڈالی نجس ہوگا اور بعض نے لکہا کہ یہ قول ابی یوسف
رحمہ اللہ کا ہے اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک طاہر ہے اسی پر فتوی ہے مسئلہ اپنے اعضا کو رومال سے پونچھا
وہ بھیگ گیا یہانتک کہ کثیر ہو گیا یا کپڑے پر اعضا سے پانی ٹپکا اور کثیر ہوا اس سے نماز جائز ہے مسئلہ
مستعمل پانی محمد رحمہ اللہ کے نزدیک طاہر ہے یہی مختار ہے اور شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک نجس ہے لیکن
اعتبار نجاست کا واسطے ضرورت کے اس جگہ ساقط ہے اٹھارہوان چشمہ پانی فواکہات اور بقول
وغیرہ کے حکم مین مسئلہ نہین جائز ہے وضو تربوز اور ککڑی اور کہیرے اور فواکہ کے پانی سے کہ اونکو نرم کرکے
نچوڑین اور بعض نے آب فواکہ کی تفسیر مین لکہا ہے کہ سیب اور بہی کو نرم کرکے پانیمین پکاوین پھر
نچوڑین غرض جواز دونون صورتون مین نہین کہ آب مطلق نہین ہے اور نہ اوس پانی سے جو ربیع مین تاک

انگور سے بنتا ہے اسی طرح حکم کیا شمس الائمہ حلوائی رحمۃ اللہ نے اور نہ گلاب سے اور نہ زعفران و صابون سے کے
پانی سے جب پانیکا نام و رقت باقی رہے اور گاڑھا ہو جائے اور اگر رقت و لطافت و نام پانی کا باقی ہے تو
وضو جائز ہے مسئلہ جس چیز سے صفائی مقصود ہوتی ہے اگر پانی مین پڑے اوس پانی سے وضو
جائز ہے اگرچہ متغیر ہو مسئلہ بیری کی پتی وغیرہ پانی مین پکائی اور رنگ متغیر ہو گیا لیکن رقت باقی ہے تو
وضو جائز ہے اور اگر گاڑھا ہو گیا تو جائز نہین مسئلہ جائز نہین وضو انگور تر کے پانی سے اور نہ منقہ
انگور خشک سے یہی صحیح ہے مسئلہ غسل و وضو جائز نہین ہے نبیذ خرما سے ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے
نزدیک یہی صحیح ہے مسئلہ کسی اشربہ وغیرہ اشربہ سے مثل شہد کے و شوربے کے وضو جائز نہین
ہے مگر نبیذ خرما سے وضو جائز ہے جب پانی مطلق نہ ہو اول قول ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر اور پایا جانا اس پانی کا
تیمم کو منع کرتا ہے اور نبیذ خرما اوسے کہتے ہین کہ چھوارے پانی مین ڈالین اور اس پانی مین اوسکی شیرینی آجاتی ہے
اور گاڑھا یا نشیلا نہو اگر نشیلا ہو گیا تو اوسکا پینا حلال نہین ہے اور اوس سے وضو بھی جائز نہین ہے اگر
اوسے تھوڑا پکایا تو صحیح یہ ہے کہ اوس سے وضو جائز نہین ہے قول ابی یوسف رحمہ اللہ پر تیمم کرے وضو نہ کرے
اس سے دوسرے قول ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر اور قول محمد رحمہ اللہ پر جمع کرے وضو و تیمم کو اگر اوسکے ساتھ گدھے کا
جھوٹا اور نبیذ خرما ہو تو گدھے کے جھوٹے سے وضو کرے اور تیمم کرے اور نبیذ خرمے کیطرف التفات نکرے
اسواسطیکہ گدھے کا جھوٹا اصل مین طہور ہے اب گدھے کے پینے سے مشکوک ہوا اور نبیذ تمر اصل مین طہور
نہین ہے مسئلہ نمک کے پانی سے وضو جائز نہین ہے مسئلہ پانی مطلق متغیر ہوا مٹی یا خاک
یا گچ یا نوری یا دیر تک ٹھہرنے سے وضو جائز ہے مسئلہ جس پانی مین خاک ملی ہے اور بہتا ہے وضو کیا
لیکن پانی غالب و رقیق ہے شیرین ہو یا کھاری جائز ہے اور اگر گاڑھا ہے تو وضو جائز نہین ہے مسئلہ
چنا یا باقلا پانی مین ڈالا اور متغیر ہوا رنگ و مزا و بو اگر رقت باقی ہے تو وضو جائز ہے اسواسطیکہ پانی کا نام
و طبع باقی ہے مسئلہ معتبر صورتون مذکورہ مین باقی رہنا رقت کا ہے اگر چنا اور باقلا وغیرہ پکایا گیا
اور پانی رقت پر باقی ہے تو وضو جائز ہے ورنہ نہین مسئلہ پانی مین روٹی بھگوئے اور رقت باقی ہے
تو وضو جائز ہے اور اگر گاڑھا ہو گیا تو وضو جائز نہین ہے مسئلہ پھٹکری پانی مین ڈالے اور وہ سیاہ
ہو گیا مگر رقت باقی ہے تو وضو جائز ہے مسئلہ برف پانی مین ڈالے وہ گاڑھا ہو گیا اوس سے وضو جائز
نہین کیونکہ وہ بمنزلہ جمے ہوئے برف کے ہے اور اگر گاڑھا نہین ہے تو وضو جائز ہے مسئلہ جو چیز پانی مین
ملی سوا پانی فواکہات کے اور پانی پر غالب ہوئی تو اوسکا حکم اوسی چیز کا حکم ہے نہ حکم پانیکا اوس سے
بھی وضو جائز نہین اور اگر پانی غالب ہے تو اوسکا حکم حکم پانیکا ہے اوس سے وضو جائز ہے مثل دودھ و سرکے

وشیرہ کے اگر پانی غالب ہوگا تو وضو جائز ہے اور اگر غلبہ دودھ اور شیرہ کا ہے تو وضو جائز نہین ہے **مسئلہ**
پانی مین درختون کی پتیان گرین اور رنگ اور بو اور مزا متغیر ہوگیا وضو جائز ہے مشائخ حنفیہ کے نزدیک **مسئلہ**
ان سب صورتون مین اعتبار غلبے کا ہے اوسکی تین صورتین ہین پہلے اعتبار رنگ کے غلبے کا پھر مزے کے پھر اجزا کے
اگر ایک چیز کا رنگ مخالف ہے پانی کے رنگ کے مثل دودھ اور شیرے اور سرکے اور زعفران وغیرہ کے تو اعتبار رنگ
کا ہے اگر پانی کا رنگ غالب ہے تو وضو جائز ہے ورنہ نہین اور اگر اوس چیز کا رنگ پانی کے رنگ کے موافق ہے
مثل پانی تربوز وغیرہ کے تو اعتبار مزے کا ہے اگر پانی کا مزا غالب ہے تو وضو جائز ہے ورنہ نہین مثل پانی انگور وغیرہ کے
اگر کوئی چیز ایسی ہے کہ اوسکا مزا پانی مین ظاہر نہین ہوتا ہے تو اعتبار کثرت اجزا کا ہے یہ سب صورتین محمد رحمہ اللہ کے
نزدیک معتبر ہین اور ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک غلبہ اجزا کا معتبر ہے نہ رنگ کا یہی صحیح ہے اگر اجزا پانی مطلق
کے غالب ہین تو وضو جائز ہے اور اگر مغلوب یا برابر ہین تو وضو جائز نہین ہے اسی پر فتوی ہے **مسئلہ** پانی خالص
پکالیا گیا اور متغیر ہوگیا اوس سے وضو جائز ہے **مسئلہ** جو پانی دہوپ سے گرم ہوا اوس سے وضو کا کچھ مضائقہ
نہین حنفیہ کے نزدیک اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مکروہ ہے طب کے رو سے اور بعض نے لکھا کہ جو پانی
دہوپ سے گرم ہوا ہے اوس سے وضو مکروہ ہے واسطے قول علیہ السلام کے کہ فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
جسوقت پانی دہوپ سے گرم ہوگیا لَا تَفْعَلِي يَا حُمَيْرَاءُ فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ نکر تو ایسا اے حمیرا کہ وہ برص پیدا کرتا ہے اور
اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے **مسئلہ** جو پانی کہ آگ پر گرم ہوا ہے اوس سے طہارت مکروہ
نہین ہے **مسئلہ** جو پانی کہ نجاسات سے گرم کیا جاتا ہے اوس سے وضو مکروہ نہین ہے **مسئلہ** کنوین کا پانی اور دریا کا اور نہر کا
جو دہوپ سے گرم ہوجاتا ہے اوس سے وضو مکروہ نہین ہے **اونیسوان چشمہ** برتنون کے پانی کے حکم مین **مسئلہ**
اگر کنوین کا پانی کہینچکے برتن مین رکہا بعد تہوڑی دیر کے برتن مین چوہا مرا پایا برتن نجس ہے کنوان طاہر ہے اسواسطے کہ
احتمال اسکا ہے کہ کنوین سے نہ نکلا ہو برتن مین گرا ہو **مسئلہ** ایک برتن مٹکے سے پانی نکالنے کو رکہدیا اور کہا
اس سے پیو اور وضو کرو جبتک یقین نہو کہ اسمین نجاست ہے وضو کرے **مسئلہ** مٹکا پانی سے بہرا رکہا ہے
اوس سے پانی رستا ہے یا ایسا ٹوٹا ہے کہ قطرہ قطرہ پانی ٹپکتا ہے اوس جگہ کتے نے اپنا منہ لگایا مٹکے کا پانی طاہر ہے
مٹکا تین بار دہونے سے طاہر ہوگا **مسئلہ** انسان کو اپنے وضو کے واسطے برتن خاص کرنا مکروہ ہے
مسئلہ لڑکے نے اپنا ہاتھ یا پیر برتن مین ڈالدیا اگر جانا کہ اسکا ہاتھ یقینی نجس ہے تو وضو جائز نہین
اور اگر جانا کہ اسکا ہاتھ یقینی طاہر ہے تو وضو جائز ہے اور اگر نہین جانتا کہ اسکا ہاتھ یا پیر نجس ہے یا طاہر تو مستحب
ہے کہ اور پانی سے وضو کرے اس لیے کہ لڑکا اکثر نجاست سے عادتاً خالی نہین رہتا ہے اور اگر وضو کرلیا تو جائز ہے
اور اگر لڑکے کے ساتھ کوئی محافظ ہے تو پانی طاہر اور طہور ہے **مسئلہ** ایک شخص پانی لایا اگر مسلمان

عادل نے کہا کہ یہ نجس ہے تو اس پانی سے وضو نہین جائز ہے ورنہ جائز ہے اگر ایک شخص نے پانی کے
طہارت کی دوسرے نے نجاست کی خبر دی اگر دونون عادل ہین تو ظن غالب پر عمل کرے چاہیے دونون
آزاد ہون یا ایک آزاد اور دوسرا غلام اگر دو غلام نے نجاست کی اور ایک آزاد نے طہارت کی خبر دی
تو لائق نہین کہ وضو کرے اگر دو آزاد ثقہ نے طہارت کی اور دو غلام ثقہ نے نجاست کی خبر دی
تو آزاد کا قول اختیار کرے اور اگر خبر دی لڑکے یا معتوہ یا کافر نے نجاست کی اور ظن غالب اونکے
صدق کا ہے تو اس پانیکو پھینکدے اور اور پانی سے وضو کرے اگر پاوے اور اگر اور پانی نہ پاوے تو
تیمم کرے اور اگر ظن غالب اونکے کذب کا ہے تو اوسی پانی سے وضو کرے اگر دونون صورتون مین یعنی
صدق و کذب مین وضو کریگا کافی ہے **مسئلہ** مٹکے کے پانی سے وضو کیا اور اوسکی نجاست کا یقین نہین
ہے تو وضو جائز ہے **مسئلہ** چوہا بلی سے بھاگا اور پانی کے کاسی پر گذرا شمس الائمہ حلوائی نے کہا ہے کہ اگر
بلی نے زخمی کر دیا ہے تو کاسا نجس ہے ورنہ نہین **مسئلہ** خشکی کا سانپ برتن مین مر گیا اگر اوسکے خون
سائل ہے تو پانیکو فاسد کریگا یہ ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ہے لیکن ابی حنیفہ و محمد رحمہما اللہ کے نزدیک
نجس نہ کریگا **مسئلہ** مٹکے مین موزے یا جوتیکا ٹکڑا اگر نجس نہ کریگا جبتک اوسکی نجاست کا یقین نہو
مسئلہ ایک شخص کے یہان تین مٹکے ہین ایک مین گھی دوسرے مین شیرا تیسرے مین سرکا اوس شخص نے
ہر ایک سے ہر چیز نکال کے طشت مین رکھے پھر اوسمین چوہا مرا پایا تو اوسکے دریافت کی یہ صورت ہی کہ اوس
چوہے کا پیٹ چاک کرین گے اگر اوسکے پیٹ سے گھی نکلا تو گھی کا مٹکا نجس ہے اگر سرکا نکلا تو سرکیکا مٹکا
نجس ہے اگر شیرا نکلا تو شیریکا مٹکا نجس ہے اگر کچھ نہ نکلا تو بلی کے آگے رکھین گے اگر بلی نے اوس چوہیکو کہایا
تو گھی اور شیریکا مٹکا نجس ہے اور اگر نہ کہایا تو سرکیکا مٹکا نجس ہے اسواسطیکہ بلی گھی اور شیریکو کہاتی ہے اور
سرکے کو نہین کہاتی ہے **مسئلہ** چوہا جمے ہوے گھی مین گرکے مر گیا تو چوہا اور اوسکے گرد کا گھی نکالدین
گے پاک ہوگا اگر پگھلے ہوے گھی مین نجاست پونہچی یا چوہا مر گیا چوہا نکالڈالین گے اور اوسکو چراغ وغیرہ
مین جلا ڈالین گے اور بعض نے لکھا ہے کہ اوسکو اسطرح پاک کرین گے کہ اوس گھی کو ایک برتن مین
رکھکے اسقدر پانی ڈالین گے کہ گھی پانیکے اوپر آجاوے پھر پانی پھیکدین گے اسی طرح تین مرتبہ دہوئین گے
گھی پاک ہوگا **مسئلہ** شیرے مین چوہا مر گیا چوہیکو نکالڈالین گے اور اوس شیرے کو ایک برتن مین
رکھکے پانی ڈال کے اسقدر پکادین گے کہ سب پانی جلجاوے جسقدر شیرا تہا رہجاوے اسی طرح تین مرتبہ
پکادین گے پاک ہوگا **مسئلہ** شہد نجس ہوگیا تو اسی طرح تین بار پانی ڈال کے پکادین گے پاک ہوگا
چاہیے اوسمین نجاست ذی جرم ہو یا نہین یا رنگ آگیا ہو یا نہ آیا ہو **مسئلہ** جو پانی کہ سبیلون پر

رکہا رہتا ہے اوس سے وضو کرنا مکروہ ہے اسواسطے کہ پینے کو رکہا ہے نہ وضو کرنیکو مسئلہ جنگل مین مٹکا پانی کا رکہا ہے
جائز ہے کہ تیمم کرے اور اوس سے وضو نکرے اسلیے کہ وضو کیواسطے نہین رکہا ہے بلکہ پینے کو رکہا ہے اور یہ کہنا
اس نوع کی اباحت پر دال ہے تو اوسکا استعمال غیر مین نکرے ہان جب بہت پانی ہو تو دلالت کرتا ہے کہ پینے
اور وضو دونون کے لیے رکہا ہے تو وہین بیٹہہ کے وضو کرے اور وضو کیواسطے یہ پانی بہر نہ لے جائے
پینے کو بہر لیجاے مسئلہ پانی مغصوب سے وضو کیا جائز ہے اور مکروہ مسئلہ پانی پینے کو مسجد یا راہ مین
رکہا ہے اوس سے وضو نکرے مسئلہ بلی نے برتن یا کپڑے پر پیشاب کر دیا نجس کریگا اسی طرح چوہیکا پیشاب ابو
ابو جعفر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ برتن کو نجس کریگا نہ کپڑیکو اور پیشاب اور بیٹ چمگادڑ کی نجس نہین کرتی ہے
مسئلہ نئی صراحی مین شراب رکہی پہر اوسکو خالی کیا جبتک اوسمین رنگ یا بو یا مزا باقی ہے بالاجماع وہ
صراحی نجس ہے اور اگر بو اور مزا اور رنگ جاتا رہا تو تین بار دہونے سے ابی یوسف اور ابی حنیفہ رحمہما اللہ کے
قول پر پاک ہوگی اور محمد رحمہ اللہ کے قول پر پاک نہوگی مسئلہ کوزہ مین پانی پیسکے شراب رکہی پہر خالی
کیا جبتک بو اور مزا اور رنگ باقی ہے بالاجماع نجس ہے اور اگر یہ سب جاتا رہا تو دہونے سے بالاتفاق
پاک ہے مسئلہ حاکم شہید نے ابی یوسف رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہے کہ تہوک یا بلغم یا رینٹہ اگر وضو کرنیوالیکے
برتن مین گرے وضو جائز ہے اور مکروہ مسئلہ کسی نے کسی برتن مین کہایا اور اوسکے منہ سے اوس مین
کچہ گرا تو اوسکا کہانا مکروہ ہے مسئلہ مشکے مین بلی گری اور اوسی وقت زندہ نکلی اور کسی نے اس پانی سے
وضو کیا جائز ہے مسئلہ درندہ وحوش پانی پر گذرا اور یقین ہوا کہ اوسنے پانی پیا تو نجس ہے ورنہ پاک ہے
بیسوان چشمہ حمام کے حوض کے حکم مین مسئلہ حمام مین جانا مشروع ہے مرد اور عورت سب کے
واسطے اور بعض نے اسکے خلاف کہا ہے اور مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حمام مین تشریف
لے گئے اور صفائی لی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حمص کے حمام مین داخل ہوئے لیکن حمام مین
اوسوقت جانا مباح ہے جب کوئی شخص اوسمین ننگا نہو مسئلہ حمام کے حوض کا پانی سبکے نزدیک طاہر
ہے جبتک یقین نہو کہ اسمین نجاست گرے مسئلہ کسی نے اپنا ہاتہ نجس حوض مین ڈالا اگر حوض کا پانی ٹہہرا
کہ نہ اوسمین سنبے سے پانی آتا ہے نہ لوگ اپنے کاسے ڈبوتے ہین نجس ہوگا حوض کا پانی اور اگر لوگ اپنے
کاسے ڈبوتے ہین لیکن سنبے سے پانی نہین آتا ہے یا سنبے سے پانی آتا ہے اور لوگ اپنے کاسے نہین ڈبوتے
ہین اسمین اختلاف ہے اکثر اسطرف ہین کہ حوض کا پانی نجس ہے اسپر فتوی ہے اور اگر لوگ اپنے کاسے بہم ڈبوتے
ہین اور سنبے سے بہی پانی آتا ہے اسمین بہی اختلاف ہے لیکن اکثر اسطرف ہین کہ نجس نہین ہے اسی پر
فتوی ہے مسئلہ جو شخص کہ حمام مین گیا اوسکو چاہیے کہ اتنا ٹہہرے کہ اچہی طرح نہالے اور پانی بہائے

بے اسراف مسئلہ حمام کا حوض نجس ہوا اور اوسمین پانی داخل ہوا طاہر نہوگا جبتک نہ نکل جاوے جسقدر
اوسمین پانی ہے تین بار اور بعض نے کہا کہ جسقدر پانی ہے اگر ایک بار نکل گیا طاہر ہوگا واسطے غلبہ پانی جاری
کے اور اول اولیٰ ہے مسئلہ حمام کا حوض نجس ہوگیا اوسمین سے کسی نے ایک کاسے مین پانی لیکے منبع
کے نیچے رکھدیا منبع کا پانی داخل ہوا اور کاسے کا پانی بہا اگر اوس سے وضو کیا جائز نہین ہے اور بعض
متاخرین نے کہا ہے کہ جسقدر پانی کاسے مین ہے اگر اوس سے زیادہ نکلگیا وضو جائز ہے یہ بات اوسوقت
ہے جب منبع سے کچھ پانی نکلا اور جاری ہوا اور اوسمین کوئی اثر آثار ثلثہ مذکورہ سے باقی نرہا اور اگر کوئی اثر
آثار مذکورہ یعنی مزہ یا رنگ یا بو سے باقی رہا طاہر نہوگا اگرچہ بہت نکل گیا ہو مسئلہ ایک شخص حمام مین گیا
اور غسل کیا اور باہر نکلا بے پیر دہوئے کچھ مضائقہ نہین واسطے ضرورت کے اور نماز جائز ہے اسی پر فتویٰ
ہے اور بعض کتاب مین دوسری روایت ہے کہ لازم ہے اوسکو دونون پیر دہونا ہر حال مین چاہیے یقین
ہو کہ اوسمین جنب ہے یا نہین مسئلہ کسی نے حمام مین پیشاب کیا پہر اوسمین وضو کیا اسمین اختلاف
ہے لیکن ظہیر الدین رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اگر اسقدر پانی زمین پر گرا کہ قلب مطمئن ہوا کہ پیشاب بہگیا تو طاہر
ہے مسئلہ جلے طہارت مین پیشاب کرنا مکروہ ہے اور سبب مفلسی کا ہوتا ہے مسئلہ جو پانی کہ حمام کی
زمین پر بہتا ہے اصح روایت ابو حنیفہؒ و ابی یوسف رحمہما اللہ مین یہ ہے کہ یہ پانی طاہر ہے جبتک یقین نہو کہ
اسمین جنب ہے **خاتمہ** مسائل متفرقہ کے بیان مین مسئلہ بخارات جو حمام کے دیوار اور چھت سے
بسبب آگ گرم ہونیکے ٹپکتے ہین اگر کپڑے پر ٹپکے تو نجس کرین گے بعض کے نزدیک اور مختار یہ ہے کہ نجس کرین
گے اگرچہ ناپاکی جلائی گئی ہو یا اصطبل مین لید وغیرہ جلائی گئی اور اوسکی چھت مین برتن لٹکا ہے اس آگ
جلنے سے اوسمین سے قطرہ بخارات کے ٹپکنے لگے قیاساً نجس ہین اور استحساناً نجس نہین ہین اور مسئلہ
اسمین یہ ہے کہ اگر کسی جگہ نجاست جلائی جاوے اور اوس مکان کی دیوار وغیرہ سے بسبب اسکی گرمی کے
بخارات ٹپکے اگر اسمین اثر نجاست کا ہے نجس کرین گے ورنہ نہین مسئلہ بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی مین
گرا اور مرغی کا بیضہ نکلتے ہی پانی یا شوربے مین گرا فاسد نہ کریگا مسئلہ دودہ گدہی کا پانیکو فاسد کریگا مگر
فاسد نہ کرے گا جبتک بہت نہو مسئلہ ہڈی اور پشم اور بال اور پٹھا اور سینگ اور سم اور کھر اور چمڑا خشک
اور گوشت مرے ہوے کے جسکا خشک ہو اور ہاتھی دانت جب یہ سب چیزین خشک ہوان اور اسمین چربی نہو
اگر پانی مین گرین فاسد نہ کرین گے اور ان سب سے نفع لینا مباح ہے ابو حنیفہ اور ابی یوسف رحمہما اللہ
کے قول پر مسئلہ سور کے بال اگر پانی مین گرے فاسد کرین گے اسلیے کہ نجس العین ہے اسی طرح سور کے
سب اجزا نجس ہین مسئلہ نافہ مشک کا طاہر ہے بالاتفاق مسئلہ چربی درندون وحوش کی بعد

ذبح کرکے اگر پانی مین گری ابو جعفر رحمہ اللہ نے کہا ہی پانیکو فاسد کریگی یہی مختار ہی مسئلہ کتے نے انسان کا جسم یا کپڑا غصہ مین پکڑا نجس ہوگا
اسواسطے کہ غصہ مین دانت سے پکڑتا ہی اوسمین تری نہین ہوتی ہی اور اگر کھیل مین پکڑا تو نجس کریگا اسلیے کہ کھیل مین دانت اور ہونٹھ دونون
سے پکڑتا ہی اور ہونٹھون مین تری ہوتی ہی اور بعض نے کہا ہی جبتک تری نہ دیکھے کپڑا اور جسم نجس نہوگا اگرچہ کتے نے غصے یا کھیل مین پکڑا ہو یہی
مختار ہی مسئلہ نجس مٹی پانی مین ملی یا پانی نجس مٹی مین ملا نجس کریگی واسطے ترجیح نجاست کے احتیاطًا یہی مختار
ہی مسئلہ کنوین مین پرانا موزہ یا جوتا یا چمڑے کی سپر جس سے لڑکے کھیلتے ہین گری اگر اوسپر نجاست کا یقین ہے
تو کنوان نجس ہوگا ورنہ نہین مسئلہ امام حلوانی رحمہ اللہ نے کہا کہ جو کیڑے کہ نجاست سے پیدا ہوتے ہین نجس
نہین ہین اور اسی کلیہ سے استثنا کیا کہ جو کیڑے پاخانہ یا پیشاب کے مقام سے نکلتے ہین وہ نجس ہین اگرچہ اون مین خون سائل
نہین ہی لیکن فقیہ ابو جعفر رحمہ اللہ نے غریب روایت مین ذکر کیا ہی کہ وہ طاہر ہین مسئلہ لکڑی نجاست بھری اوسکو
جلایا گیا راکھ ہوگیا وہ راکھ تھوڑے پانی مین گری فاسد کریگی اسیطرح اگر گدہا کان نمک مین گرا اور نمک ہوگیا یہ نمک کھایا جائیگا
یہ سب ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ہی اسواسطے کہ اجزا اسکے نجس ہین تو باقی رہی نجاست من وجہ اب نجاست سے احتیاطًا
بچنا چاہیے اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک طاہر ہی نمک کھایا جائیگا اور راکھ اگر تھوڑے پانی مین گری فاسد نکریگی مثل شراب کے
جب سرکا ہوجاسے اسی پر فتویٰ ہی خاتمہ کتاب حمد پروردگار دریای ناپیدا کنار ہی بڑے بڑے تیراک ہاتھ پاؤن
مارکر تھکے نہ تھاہ ملی نہ ساحل تک پہونچے گو اپنے اپنے ظرف کے موافق بہر لیا اپنے زعم مین احاطہ کرلیا مگر جب غور کیا معرفت
قصور سے ہو کے خیال باطل لیسے دور ہوئی ما عرفناک حق معرفتک کے سوا چارا نہوا دم مارنیکا یارا نہوا مگر حبیب رؤف رحیم بحر رسالت
کی پناہ لی کنارہ دیکھا کعبہ مقصود کی راہ لی اوس ناخدای زورق ہدایت نے ورطہ ہلاکت تلاطم کفر وضلالت سے بچایا ساحل
نجات تک پہونچایا جاری چشمہ فیض اسلام ہوا سیراب ہر تشنہ کام ہوا آل اطہار کے لیے کہ تشنگان قلزم طریقت تھے مثل
اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح کا حکم آیا اور یاران نبی کا اختصاص اصحابی کالنجوم کا خطاب پایا جوہر دین محمدی کو چمکایا محیط معرفت کو
بڑہایا کسی گمراہ کو باطن نقش ہستی سیل فنا سے مٹایا یا راہ لیا کسی مغرور کو صولت محمدیہ سے دبکایا اخراج لیا شجرہ طیبہ آبیاری صحابہ و
تابعین سے سبز وشاداب ہوا سبزہ خوابیدہ کفر پامال وخراب ہوا چار دانگ عالم مین اسلام کا رواج ہوا سارے جہان مین محمدی راج ہوا
علیہ افضل التحیات اکمل التسلیمات آمین ثم آمین بعد اسکے پوشیدہ نرہے کہ ادنیٰ تشفیق ونی انیس ازلی قلزم محبت امتنان عمان فیض و
احسان محمد عبد الواحد جان نے راقم سے کہا کہ گو مسائل پانی کے کتب فقہ مین مسطور ہین مگر کم استعداد استخراج سے معذور ہین
اور مطلب نکال لینے مین غوطے کہاتے ہین طاہر کو مستعمل نجس کو طاہر بتاتے ہین مناسب ہے کہ ایک رسالہ اردو مین تحریر ہو
فقہا کی بی کم و کاست تقریر ہو کہ طاہر و نجس کی کیفیت کھل جاے اہل خرد کی میزان نظر مین تل جاے یہ ایمای شفیق
کن کی روش کشتی طبع کا رہبر ہوا خامہ مولف کا اس بحر بیکران پر گذر ہوا تا بان قصد کے مستول پر ہمت کی پال
چڑہا باد حرارت فکر معین ہوئی سمت مقصود کی راہ بتائی بفضل وا ورب جمال اس آغاز کا بخیر انجام [illegible]

صحیح لکھنے میں بڑا اہتمام ہوا یقین ہے اس یوسف حال کی ہر شخص کو چاہ ہو عزیز دلہا خاطر خواہ ہوا امیدوار بتقیر
نکتہ چینوں سے یہ ہے کہ غلطی کو بنائیں جہاں خطا پائیں دامن عطا سے چھپائیں اور جو فائدہ اوٹھائیں
شاد ہوں راقم و آمر دعائے خیر سے یاد ہوں فقط

خاتمۃ الطبع بعد حمد و نعت کے آشنایان بحر علوم پر ظاہر ہو کہ اندنوں رسالہ نادرہ و عجالہ نافعہ یانی حالات
و نجس کے بیان میں مسمی بہ چشمہ فیض تالیف غواص علم و ہنر آشنای قلزم حدیث و خبر فضیلت مآب کمالات اکتساب
مقبول درگاہ واحد جناب مولوی علی محمد سلمہ اللہ الصمد جنکا فیض ہدایت عام ہے اور ارشاد و مواعظ سے مستفیض گروہ
انام ہے خلف ارشد اکمل الکملا افضل الفضلا ناخدائے زورق فروع و اصول غواص محیط معقول و منقول ہادی دین
مبین خضر طریق صدق و یقین مولانا محمد معین اسکنہ اللہ فی اعلی علیین باہتمام ہیچمدان امیدوار فضل یزدان
محمد عبد الواحد خلف محمد مصطفی خان اسکنہ اللہ فی الجنان بار دوم مطبع مصطفائی واقع محلہ محمود نگر میں ماہ ذی الحجہ
سنہ ۱۲ ہجری کو حلیہ طبع سے آراستہ ہوا

نظم خجستہ تاریخ انطباع چشمہ فیض از نتایج افکار سید مقصود عالم رضوی المحمدی حفظ عن شر العالم

ہمی معنی بحر علم و کمال	کلامش مصفا چو آب زلال	علی نہ محمد چو سام و رستم	در نام نامی بجلب آورم
ریقش شده بحر بنی تر	جو سبزه ملد از و اصل و فرع	بتفسیر سد بحر جاری نمود	ز نخل حدیث آبیاری نمود
شده ابر غوربش چو سایہ فگن	سوی فصل جاه آمده تازه تر	اگرچہ بایں مسئلہ شک تخت	شد از تیشہ فکر او سخت تخت
بفکرش کہ مہر جہان تاب گشت	دل سنگ انگر مثل آب گشت	ز سر حجت کہ شد مجمع گلشن [illegible]	شده خضر و الیاس او حسنت خوان
ز جاه معانی سیپے مستغل	برآمد ز چہ یوسف مشکل	ہر آنکس کہ شد خواهان چشمہ [illegible]	دو صد خضر و الیاس سیراب شد
کجا خامہ و نسخہ جان فزا	بکوزه چسان بحر در ہم بحر را	ز قطره کجا وصف دریا شود	کجا ذره خورشید سیما شود
درین ره بعد عالم شد خضر	پئے سال سائل الم شد خضر	بمقصد در رود از لطف [illegible]	بگو منبع خیر جاری نمود
الثنا		سنہ	
دامن فکرم کہ بوده تہی [illegible]	رخت سوے آب حیوان [illegible]	گشت [illegible] زبان تحریر [illegible]	باره [illegible] نظم از [illegible]
بجز سال چشمہ فیضے کہ [illegible]	فکر خود [illegible] واقف خموشی [illegible]	[illegible] تاریخ [illegible]	از [illegible] جواب [illegible]
بزده لفظہا از سر تاریخ [illegible]			یوسف عمری [illegible]

تاریخ طبع عیسوی از نتایج طبع شیخ محمد جان صاحب متخلص بہ شاد

کتابی در طہارت طبع گردید	نظیر چاه حیوان چشمہ فیض	سنین عیسوی شد مصرع سالی	بود جاری ہمیشہ [illegible]

تاریخ انطباع ناظم بے ہمتا مولوی محمد وصی احمد صاحب لہ رفا

چو کرد [illegible] این نسخہ دوباره	شد سقیم عبد الواحد خوش [illegible]	و قالعم بر اسال [illegible]	کتاب لاجواب در [illegible]

فجاء اللصوص وزوّجوا اليّ بالبندقة
پس آمدند غارتگران وگشادند سوی من تفنگ را
فتنكبت عني ودفعتها الى ما رأيت
پس بگردید از من ودفع نمودم پس وقتیکه دیدم
اهل كليانه قد تعودوا الاسراف
حاجیان کلیانه راکه باز گشتند در فضول خرچی
والتبذير ورأيت فيهم ايضا بدعات
وپراگنده کردن مال ودیدم درمیان ایشان نیز بدعات را
ابتدعوها فارتكبوها فصرت
که نو پیدا نموده اند در دین آنها او مرتکب آنها شده اند پس گشتم
اعظهم بالقرآن والحديث اعظ
که پند دهم آنهارا بقرآن وحدیث ونصیحت دادم
غيرهم في البلاد والقرى حتى عظت
سوای آنهارا در شهرها ودیها تا آنکه پند دادم
اهل مندسور في مصلاهم يوم العيد
مسلمانان مندسور را در عیدگاه روز عید
وكانوا زهاء ثمانية آلاف وكان
وبود جماعت آنها قریب هشت هزار وبود
ذلك من سنة ۱۸۷۳ الى سنة ۱۸۶۶ ثم كان

کہ ڈاکوؤں نے بندوق چلائی گولی
نہ لگی سنہ ۱۸۶۳ سے سنہ ۱۸۶۶ تک
کلیانہ کی بہت سے فضول خرچیاں
اور بدعتیں وعظ و نصیحت سے
موقوف کرنے کے علاوہ کئی
شہروں اور گاؤں میں وعظ کہتا
پھرتا رہا منجملہ اون کے مندسور
کی عیدگاہ میں عید کے دن
مجمع کثیر آٹھ ہزار مسلمانوں میں
وعظ کہا

اب در سنہ ۱۲۶۳ تا سنہ ۱۲۶۰ بار شد

دخلتُ بلدةَ اودي پور سنة ۱۲۶۳ ھ

در آمدم شہر اودے پور سنہ ۱۲۶۳ ع

وقد لسعني هناك حنش اسود في

مرا گزید مار سیاہ در

رجلي فما عوفيت من ذلك الا بفضله

پاے من پس نہ شفا یافتم از ان مگر بفضل خدا

تعالى بعد ما اصابني شدائد مولمة

بعد رسیدن سختیہای دردناک

ثم عينت رأس المدرسين في تعليم العربية

باز مقرر شدم مدرس اول در آموختن عربی

والفارسية في المدرسة مهارانا والف

و فارسی در مدرسہ مہارانا و سپر

وض الى امر مساحة الارض تحديدها

سپرد کردہ شد کار پیمایش زمین حدبست آن

في قرى كراده توفي سنة ع

در دہات گردہ بار در سنہ ۱۲۶۹ ع

شرع مهارانا سنبو سنگه في تعلم

آغاز کرد مہارانا سنبو سنگہ در آموختن

سنہ ۱۲۶۲ میں اودے پور میں وارد ہوا

کالے ناگ نے پاؤں میں

کاٹا علاج سے غایت درجہ

تکلیف پانے کے بعد

بفضل خدا تعالی شفا پائی

سنہ ۱۲۶۷ میں مدرس اول

عربی اور فارسی کا

مہارانا سکول میں مقرر ہوا

پھر مہتمم حدوبست پرگنہ گروہ

تحصیل حضور کی کیا گیا سنہ ۱۲۶۹ ع

میں مہارانا سری شنبو سنگہ

جی مجھ سے فارسی اور اردو پڑھنے

لگے ۔

الفارسية والأردو ومني توفي

فارسی و اردو از من باز در

سنة ١٨٤٣ء جعل لي أمر القضاء في محكمة

سنه ١٨٤٣ء گردانید مرا حاکم در محکمه

المرافعة التي ترفع فيها القضايا المنفصلة

اپیل که پیش سے شدند دران مقدمات فیصل شده

في محكمتي الديواني والفوجداري

در هر دو محکمه دیوانی و فوجداری

فصار مهارانا سجن سنگه في أوائل

وگشت مهارانا سجن سنگه در نخستین

عهده يتعلم مني الأردو وتشرفني

عهد خود بیاموختن از من اردو و بار شرف داد مرا

بأن جعلني ممن يصاحبه ويلازم حضرته

تا اینکه گردانید مرا از آن کسانیکه مصاحب او بودند در حضور او

ثم في سنة ١٨٧٦ء جعلوني فيمن يدبرون

بیماند پس در سنه ١٨٧٦ء گردانید مرا از آنها که تدبیر کار

أمر التعليم وفي سنة ١٨٧٧ء لما اشتكت

تعلیم میکردند و در سنه ١٨٧٧ء وقتیکه نالشی نمودند

سكان الجبال مما نالهم من حكم

سنه ١٨٤٣ء مین محکمه اپیل صدر عدالت

دیوانی اور صدر نظامت

فوجداری پر حاکم مقرر ہوا۔

سنه ١٨٧٤ء مین مہارانا

سری سجن سنگه جی کو ابتدا

مسند نشینی مین چند مہینے

اردو پڑھائی پھر آخر تک

مصاحبت مین رہا۔

سنه ١٨٧٦ء مین سررشته

تعلیم کا ممبر مقرر ہوا۔

سنه ١٨٧٧ء مین مینے اضلاع

مگره کی رعایا کے حاکم اور

باشندگان کوہستان از قوم بہیل با نچہ رسید آنہا را از ظلم

حکامہم وعمالہم الی الملک الموصوف

حاکمان و عاملان آں بسوی مہاراجہ موصوف

امرنی بالتفقد لمساکنہم لاجل نظر

امر کرد مرا بہ تفقد بسوے آبادی آنہا با چشم

فی شکایتہم والتفحص عن امر الحکام

در شکایات آنہا و جستجو کنم از کار حاکمان

فتقصدت الیہم وکان مدۃ ما ربع

پس آہنگ کردم بسوے آنہا پس بود مقدار آنچہ چہار گردیدہ

الی من الطالبین ثلاثۃ الاف

سوی من از طلبہا زیادہ از سہ ہزار

قصۃ وکان مقدار ما ثبت علی الحکام

مثل و بود اندازہ آنچہ ثابت شد بر حاکمان

مما غصبوا من مال الدولۃ ثلاث

از آنچہ غصب کردند از مال سرکار سہ لک

مائۃ الف وخمسین الفا کان

و پنجاہ ہزار و بود

الفاعلون العسکریۃ الصامتۃ

کنندگان لشکر سرداران گسایکر

وسے دوسرے افسرون پر نالشین ہونے سے اعلے اختیارات کے ساتھہ تحقیقات غبن اضلاع نگرہ کے دیہات مین جاکر کی جنکی تین ہزار نالشون کی ترتیب سے ساڑھے تین لاکھہ ۳۵۰ روپیون کا غبن حاکمون اور عاملون کی نسبت ثابت ہوا — سنہ ۱۸۷۸ع مین ولایتیون کی فوج کے اثنا تحقیقات غبن مین ایک ولایتی نے جہیر بندوق چلائی عنایت ایزدی سے گولی نہ لگی

وَجَلِيْلٌ يَأْتِي أُوَدِ بِقَوْمِهِمْ مَا يَتَعَلَّقُ بِهَا
سپرنڈنٹ ورد دراورے پوروا صلاح تعلق
مِنْ قُوَاحِيْهَا وَكَانَ لِيَ الاِخْتِلَافُ
در اطراف آں و بودم حاکم با اختیار در
اِقْتِصَايَا الْمُحِسْتَرِ بِيْنِيَّةٍ وَمَعَهُ كَاقَلَتْ
اجرائے مقدمات فوجداری و با وجود این ہم
أَمْرُ الْفَصْلِ فِي الْمُطَالَبَاتِ وَحَلَّ إِلَيَّ أَمْرُ
بود جج در مقدمات دیوانی و گردانیده بر
تَصْفِيَةِ الْبَلْدَةِ وَحِفْظِ الصِّحَّةِ وَالْبِنَا
کمشنر کار صفائی شہر و حفظان صحت و بیر
كَانَ الاِهْتِمَامُ إِلَيَّ فِي سِتَّةٍ وَعِشْرِيْنَ
بود در ذمہ من انتظام بست و شش
صِنْعَةٍ مُخْتَلِفَةٍ مِثْلَ التَّنْوِيْرِ وَجَرِّ الْمَاءِ
کارخانہ مختلف مانند روشنی و آب پاشی
فِي الطُّرُقِ وَبِنَاءِ الْكَنِيْفِ وَرَفْعِ
در راہ و بنا کردن جا ہائے رفع حاجت
نَتْنِهَا وَتَعْمِيْرِ السَّابِقِ وَتَرْتِيْبِ
و دور کنانیدن گندگی آں و تعمیر کردن با ہائے و ترتیب
أَسْعَارِ السُّوْقِ مِثْلَ التَّسْعِيْرِ وَتَنْقِيْحِ الْأَمْرِ

ڈسٹرکٹ سپرنڈنٹ
پولس ہوا جسمین مجسٹریٹی کے
اختیارات کلی حاصل تھے اور
اسی کام کے ساتھ
جج مطالبات خفیفہ اور
کمشنر مینوسپلٹی اور
حفظان صحت مقرر ہوا اور
جدید انتظام سے
چھبیس کارخانجات متفرق
مثل شہر کے روشنی اور
چھڑکاؤ اور بم پولس اور باغات
کی درستی اور بازاروں کی چودھرات
وغیرہ کا کام انجام دیتا رہا

کارہاے بازار مثل نرخ مقرر کردن و پرسش کار

الغلة وغيرها من المأكولات وجميع ما ينتفع

غلہ نمودن در نبودن آمد جوب غیرہ از اسباب خوردنی و تمام انچہ نفع مند

بها الناس وقد رأيت رجلا من المساكين

از انها مردمان و هر آئنہ دیدم مردے را از تنگدستان

ينادي لما اشتد به من الفقر والجوع

منادی میکرد بسبب آنکہ سختی رسیدہ بود او را از فقر و گرسنگی

أمنكم من يستخدمني ويعطيني ما اسد به

آیا کسے ہست از شما کہ خدمت گیرد از من و بدہد مرا آن چیز کہ دفع کنم بہ آن

جوعي فبنيت دار المساكين يعطى لهم

گرسنگی خود پس بنا کردم محتاج خانہ دادہ میشود آنہا را

فيها الطعام والشراب واللباس

در آن نان و آب و جامہاے

ويداوى من كان له مرض ومكان

و کردہ مے شود دوا براے ہر کسے کہ لاحق شدہ آنرا مرض

ارباب المواشي يتركونها سدى مهملين

و بود صاحبان مواشی کہ وا مے گذاشتند آنہا را آوارہ بیکار

لما تسن وتهرم فبنيت لها ايضا كانجي هوس

بسبب پیر شدن و ضعیف بودن پس بنا کردم براے آنہا نیز کانجی ہوس

ایک آدمی کو غایت درجہ محتاج
دیکھکر اور اوس کی اس ندا کو سنکر
کہ کوئی مجھسے چاکری لے اور مجھکو
ٹکڑا دے محتاج خانہ قایم کیا
جس مین محتاجون کو روٹی کپڑے
اور علاج کا بندوبست عمدہ تہا اور
شہر مین جن لوگون کے پاس مویشی
تہے وہ اونکو آوارہ چہوڑ دیتے
تہے خاص کر اوس حالت مین کہ
جب وہ بڈہے اور بیمار ہو جاتے
تہے اون کے لیے کانجی ہوس
بنایا

محترمة وتعلق تسقى ثم ان عامة
که معاش لشکر و متعدد دروکان دوا دوا آب رسید بر سد ان تبر
اهل اودی پور سخطوا عن ما احدث
تمام اهل شهر اودی پور ازین انتظام با اس تجدید ان سر کشیدند
عليهم هذه الصيغ والقوانين ارادوا
کردم برایشان کارخانه و قاعده‌ها را واراده کردند
ان اعزل عما وليت عليه فغلقوا
معزول کردن مرا ازانچه حاکم گردانیده بودم برایشان پس بستند
الاسواق وقعوا عن البيع فيها والشراء
بازارها را و موقوف کردند خرید و فروخت را
فانتهوا الا بعد سبعة ايام لما نبهم رزيدنت
پس بکشادند آنها را مگر بعد هفت روز وقتیکه سرزنش کرد ایشان را رزیدنت
عما كانوا عليه من الخطاء في ذلك الاثر واراهم
ازین خطا که بودند بر آن ... و باز آمدند
وحصل الصوت فيما نعلت لما كانت المغاوة
در هنگامی اسلام واقع کرده بعد ... گشتیم
من سكان الجبال اجتمع الاف من قوم
از باشندگان کوه‌ها جمع شد هزارها از قوم
بهيل في قلعة ادسی گده واحاطوا بها

جسمین اون کی گہاس اور پانی
اور دوا دارو کا پورا انتظام تھا
ان باتون سے اودی پور کے
لوگ مجھسے ناراض ہوئے اور
مجھکو نکالنا چاہا اس لئے ہڑتال کر
خرید فروخت عام طور سے
بند کر دی سات آٹھ دن کے
بعد جبکہ رزیڈنٹ صاحب
نے تنبیہ کی تب دوکانین کھولین
اور اون کے سمجھانے سے
اپنی خطا پر نادم ہوئے
پہر گرہ کے بہیلون نے
بغاوت کی اوسی سبب
سے ادسی گڈہ کے ہزارون
بہیل جمع ہو کر قلعہ ادسی گڈہ
مین جو سوار پیدل پولس کے
تہے

كيكڑي الواقعة في جانب الشمال من
كيكڑي كه واقعست بجانب شمال از
اجمير قطعة اسقطت من الغمام مثل اسطوانة
اجمير هر آئينه پاره از ابر مانند اسطوانه
وقعت بغتة على الارض ثم غابت
افتاد ناگهان بر زمين و غائب شد
فقصدت ذالك الموضع فرأيت
پس آهنگ كردم دران موضع و ديدم
آثار ثلثة اقدام مثل قدم الانسان
نشان هاي سه قدم مانند قدم آدمي
طول كل قدم يسع مسقط جسد الانسان
درازي هر قدم بوسعت جسم انسان بود
وكان بين كل قدم مسافة ثلثين
و بود درميان هر قدم فاصله سي
فيت انخفضت الارض من شدة
فٹ و شگافته شد زمين از سختي
وقوعها ما علمت وجهها وفي سنة ١٨٦ع
افتادن او و ندانستم سبب آنرا و در سنة ١٨٦
عينت طبيبا في رياسة اسين المتعلقة

كيكڑي ضلع اجمير كے شمال
مين دو كوس كي دوري پر سہ پہر
كو پاره ابر زمين تك ستون
كي مانند دفعته كهڑي هوكر
غائب هو جانے كا
مين نے اور سبهون نے
ديكها جهان تين نشان
قدم آدمي كے نهايت بڑے
جسمين آدمي سما جاوے
تيس فيٹ كے درمياني فاصله
سے نظر آئے قدم كے
دباؤ سے زمين مين دراڑين
پڑه گئي تهين جسكي وجه
مجهكو معلوم نهوئي —
سنه ١٨٦ ع مقام اسيند مين
بعهده طبابت حكيم مقرر هوا

مقرر شدم طبیب در ریاست آسمین آبد

بِمَمْلَكَةِ مِيوَارَ وَقَعَتْ اِذَا دِيْ فِيْهَا

ملک میوار و گشتم که دوا میکردم در آن

وَفِيْ سَنَةِ ۱۸۶۲م اِتَّهَمُوا امْرَأَةً بِاَنَّهَا عِيْنٌ

و در ۱۸۶۲ء متہم کردند زنے را کہ بیک آن ڈاکن

وَاَصَابَتْ رَجُلًا بِعَيْنِهَا وَزَعَمُوا اَنَّهَا

رسانده مردی را جادوی خود و گمان بردند

اَخَذَتْ كَبِدَهُ مِنْ بَطْنِهِ فَقَتَلَتْهُ

که گرفته است جگر او را از شکم او و اراده قتل آن

ثُمَّ اَرَادُوْا قَتْلَهَا فَمَنَعْتُ عَنْ ذَالِكَ

کردند پس باز داشتم از پس

ثُمَّ شَقَقْتُ بَطْنَ الْمَيِّتِ وَ

پس شگافتم شکم میت را و

اَرَيْتُهُمْ كَبِدَهُ سَالِمَةً وَنَجَّيْتُهَا

دوانیدم آنہا جگر او سالم و خلاصی انیدم

مِنَ الْقَتْلِ وَكُنْتُ فِيْ تَوْبَرِ مَسُوْدَه

از کشتن ۔ و بودم در ... مسوده

اَلْمُتَعَلِّقَةِ بِاَجْمِيْرَ سَاهِرًا عَلٰى دُكَّانٍ

متعلقہ با جمیر خوابنده بر دوکان

۱۸۶۲ء جو ایک آدمی کے مرجانے پر ایک عورت کو کلیجہ کہا جانی کی علت ڈائن قرار دیکر لوگون نے مارڈالنا چاہا مینے روک کر شکم میت چیر کا کلیجہ دکہا دیا اور اوس عورت کو مار ڈالنی سے بچائی مسودہ متعلق اجمیر کی دوکان مین رات کو سوتا تہا